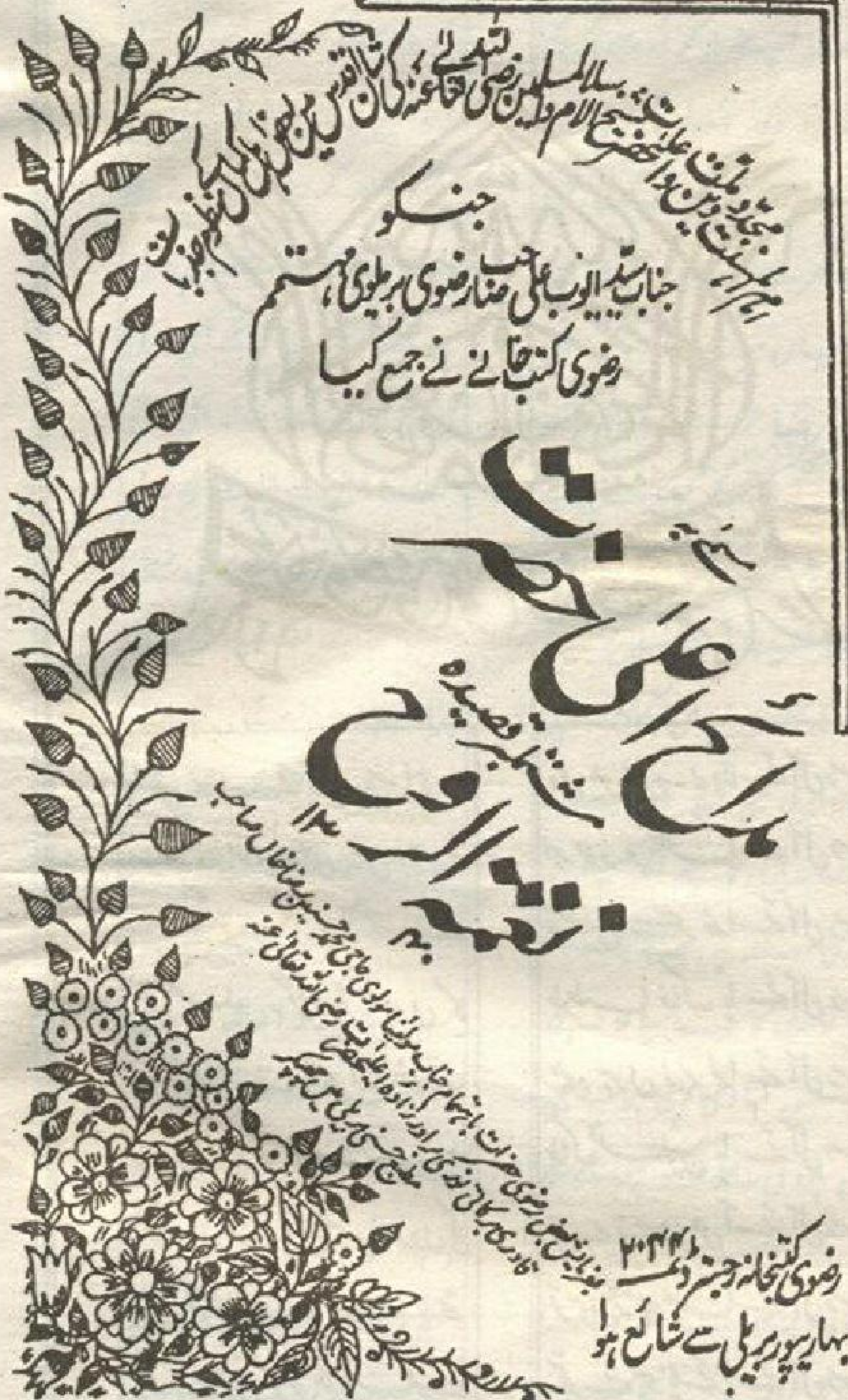
مقام اشاعت　رضوی کتبخانہ　بہاری پور بریلی



مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ اعلیٰ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان اقدس میں جو نعتیں منقبتیں لکھی گئی ہیں

جنکو

جناب سید ایوب علی صاحب رضوی بریلوی، مہتمم رضوی کتب خانہ نے جمع کیا

مسمّٰی بہ بہار عقیدت

تاریخی معہ قصیدہ

بہ تحفۂ اکبر ۱۳۴۱ھ

حسب فرمائش حضرت ... باہتمام جناب مولانا مولوی حاجی محمد حسنین رضا خان صاحب

رضوی کتبخانہ رجسٹرڈ نمبر ۲۰۳۴۱

بہاری پور بریلی سے شائع ہوا

بار اول ۵۰۰ جلد　(بدرقم ۱۰/۱۲)　قیمت ۳



یاالٰہی برائے آلِ رسول
دل میں بھر دے ولائے آلِ رسول

سوکھے دھانوں پہ بھی برس جائے
ابرِ جود و سخائے آلِ رسول

سر ہے قربان تجھ پہ آنکھوں سے
آنکھیں سر کر فدائے آلِ رسول

سحق نعلین رگڑا آنکھوں کا
طوطیا خاک پائے آلِ رسول

تیزی مہرِ حشر کا کیا خوف
میں ہوں زیرِ لوائے آلِ رسول

تاج والوں کو تاج عزت ہے
خاکِ نعلین پائے آلِ رسول

ٹھوکروں پر نہ ڈال غیروں کی
تیرے قدموں میں آئے آلِ رسول

میری بگڑی بنی ہے تیرے ہاتھ
تو ہی بگڑی بنائے آلِ رسول

تجھ سے جس کو بلا بلا پیارے
تجھ سے جو پلٹے پائے آلِ رسول

تیرا باڑا ہے بٹ رہا جگ میں
تو ہی دے یا دلائے آلِ رسول

جھولی پھیلائے ہے ترا منگتا
بھر دے داتا برائے آلِ رسول

در سے اپنے نہ کر اسے دُر دُر
دَر دے دُر کر رضائے آلِ رسول

دُور ہو دُور دُورا دُوری کا
دُور پھر یہ نہ آئے آلِ رسول

دے دے پھٹکار کر کوئی ٹکڑا
سگِ در کو رضائے آلِ رسول

بے گھرے در بدر بھٹکتے ہیں
دے ٹھکانا برائے آلِ رسول

تلخیاں ساری دُور ہو جائیں
میٹھے شربت پلائے آلِ رسول

ہیں رضا غوث کے قدم بقدم
ہیں قدم ان کے پائے آلِ رسول

جس نے پائے کو تیرے پایا ہے
کہہ اٹھا میں نے پائے آلِ رسول

انہیں قدموں کے نیچے ہے جنت
اور قدم ہیں یہ پائے آلِ رسول

ان کی سیرت ہے سیرتِ نبوی
ان کی صورت لقائے آلِ رسول

ان کے جلووں میں ان کے جلوے ہیں
ہر ادا ہے ادائے آلِ رسول

ہے بریلی بھی آج مارہرہ
اعلیٰحضرت بجائے آلِ رسول

قادریوں کا ہے لگا میلہ
ہے تماشا ضیائے آلِ رسول

نوری مسند پہ نور کا پتلا
اچھا ستھرا رضائے آلِ رسول

چترِ رحمت کا شامیانہ ہے
سر پہ ہے یار دائے آلِ رسول

عرس شادی رچی برات سجی
بنا دولہا رضائے آلِ رسول

ہیں پروں سے کئے ہوئے سایہ
پرے قدسی جمائے آلِ رسول

ہیں گھٹا ٹوپ رحمتیں چھائیں
یا ہے ظلِ ہمائے آلِ رسول

برکاتی برات کا دولہا
شاہ احمد رضائے آلِ رسول

برکاتی برات کا سہرا
تیرے سر ہے رضائے آلِ رسول

قادریت دلہن بنی نوشاہ
شاہ احمد رضائے آلِ رسول

نور کا حلہ ہو شاہانہ
نوری جامہ قبائے آلِ رسول

نور کی چہرے پر نچھاور ہے
صدقے ہم سب گدائے آلِ رسول



بیل میری بھی اب منڈھے چڑھ جائے
صدقے حامد رضائے آلِ رسول



واہ کیا علم ہے اے حضرتِ اعلیٰ تیرا
بج رہا ہے عرب و ہند میں ڈنکا تیرا

اندھی آنکھوں کو نظر کیا ترا پایا آئے
جھومتے ہیں علما رتبۂ علیا تیرا

سایۂ مصطفوی حضرتِ غوث الثقلین
سایۂ غوث وری سایۂ والا تیرا

چلتے ہیں ہاتھ میں تھامے ہوئے ناقہ کی مہار
کعبے والوں سے کوئی پوچھ لے رتبہ تیرا

آئینہ ہے تو جمالِ نبوی کا پیارے
پرتوِ حسنِ نبی جلوۂ زیبا تیرا

کیوں دیں کس سے دیں ہیں جو ترے در کے غلام
غوث اعظم کی صفِ نعت میں ہے بندہ تیرا

جگمگا اٹھی ترے نور سے بزمِ اسلام
قادری چاند وہ پیارا ہے اجالا تیرا

چمنِ طیبہ کی خوشبو میں ہیں گلشن میں ترے
گلِ باغِ نبوی واہ مہکتا تیرا

ہو مبارک تجھے دیدار نبی کا پیارے
محوِ دیدار رضا واہ نصیبا تیرا

غوث اعظم پہ فدا تو ہوا جان و دل سے
غوث ہے پیارا ترا چاہنے والا تیرا

مر گیا کفر۔ ہوا کفر کا ہر بچہ یتیم
پرتوِ حملۂ فاروق ہے حملہ تیرا

کفر کے قلعے گرے کفر کے جگر بھی پھٹے
نفخۂ صور پھونکا یا لگا نعرہ تیرا

سرنگوں ہو گئے کفار کے فوراً آقا
جب کبھی اٹھ گیا ہے حیدری نیزہ تیرا

کہہ دو اعدا سے کہ جانوں کی منائیں اب خیر
برق ہے خنجرِ خونخوار ہے خامہ تیرا

تو گیا خدمتِ احمد میں پر اعدا تیرے
ہیں تڑپتے بھلا کیا اچھا ہو مارا تیرا

اپنی رحمت سے اسے کر لے قبول اے پیارے
نذر میں لایا ہے چاند یہ گینا تیرا

میرے آقا میرے داتا مجھے ٹکڑا مل جائے
در سے اس لگائے ہے یہ کتا تیرا



اس عبد رضوی پہ بھی کرم کی ہو نظر
بد سہی چور سہی ہے تو وہ کتا تیرا



اے سنیاں را مقتدا یا سیدی احمد رضا
بر کافراں تیغِ قضا یا سیدی احمد رضا

اے ادی راہِ ھدیٰ یا سیدی احمد رضا
وے عارفِ ذاتِ خدا یا سیدی احمد رضا

بر مصطفیٰ جانت فدا یا سیدی احمد رضا
اے عاشقِ غوث الوریٰ یا سیدی احمد رضا

اے شیرِ شیرانِ خدا یا سیدی احمد رضا
صمصامِ حق شیرِ وغا یا سیدی احمد رضا

مشکوٰۃِ نورِ کبریا یا سیدی احمد رضا
مرآۃِ حسنِ مصطفیٰ یا سیدی احمد رضا

اندھوں کو بینا کر دیا بہروں کو شنوا کر دیا
دینِ نبی زندہ کیا یا سیدی احمد رضا

امراض روحانی و نفسانی امت کے لئے
در ہے ترا دار الشفا یا سیدی احمد رضا

ہم کو ملا تجھ سے شہا واللہ حق کا راستہ
موصل الی الحق تو ہوا یا سیدی احمد رضا

تیری مبارک روشنی پھیلی ہوئی ہے چار سو
اے رخِ شمع سی ای یا سیدی احمد رضا

جس نے اٹھایا سر ترے آگے ہوا وہ سرنگوں
حامی ترا شیرِ خدا یا سیدی احمد رضا

کفار کوشش کر رہے ہیں دین کے ڈھانے کیلئے
تو نے فنا ان کو کیا یا سیدی احمد رضا

شمشیر تیری اٹھ گئی اعدائے دیں غارت ہوئے
اے یادگارِ مرتضیٰ یا سیدی احمد رضا

چکڑالویت رفض و نیچر نجدیت مرزائیت
سب پر تو ہے برقِ قضا یا سیدی احمد رضا

تیرے قلم سے آندھیوں پر گری برقِ غضب
اے نائبِ شیرِ خدا یا سیدی احمد رضا

اچھلی تھی ندوہ جھوم کر دیں کے مٹانے کے لئے
تو نے فنا اس کو دیا یا سیدی احمد رضا

بھاگے ترے آگے سے کیسے دُم دبا کر سب خبیث
محشر نما حملہ ترا یا سیدی احمد رضا

یا سیدی یا مرشدی یا مالکی یا شافعی
اے دستگیر راہنما یا سیدی احمد رضا

القاب ملتے ہیں مجدد سید و فرد و امام
کہتے ہے تجھ کو بر ملا یا سیدی احمد رضا

علمائے طیبہ اور کعبہ۔ آپ سے بیعت ہوئے
ہے آپ کا یہ اعتلا یا سیدی احمد رضا

علم شریعت میں امام اعظم اپنے وقت کا
فیض علوم معرفت میں یادگار غوث ہے
تو مصطفےٰ کے فضل سے مسند نشین غوث ہے
اچھے میاں کے صدقہ میں اچھا بروں کو تو کرے
آل رسول احمدی کے صدقے میں یا مرشدی
صدقہ میں نور اللہ کے تو نور سر تا پا بنا
تیرے مقدس ہاتھ میں میں نے دیا ہے اپنا ہاتھ
جب جان کنی کا وقت ہو اور رہزنی شیطاں کرے
روز قیامت لوگوں میں جب شور رستاخیز ہو
لب پر خدا کی یاد ہو دل مصطفیٰ آباد ہو
چل رے عبید پر خطا بخشوا دیں تجھ کو ہم
اللہ فرمائے مدد تیری ہمیشہ غیب سے
صدیق و فاروق و غنی حیدر رہیں تیرے حفیظ
اہل سنن پر تیرا سایہ دائم و قائم رہے
احمد کا سایہ غوث پر اور تجھ پر سایہ غوث کا
باغ رضا یارب پھلا پھولا رہے تا روز حشر
احمد پہ ہو رب کی رضا احمد کی ہو تجھ پر رضا

تو ہے۔ نہیں اس میں خطا یاسیدی احمد رضا
تو بے شک و بے امترا یاسیدی احمد رضا
کر قادری صدقہ عطا یاسیدی احمد رضا
داتا ترا نوری بھلا یاسیدی احمد رضا
بندہ مجھے اپنا بنا یاسیدی احمد رضا
دے ڈال صدقہ نور کا یاسیدی احمد رضا
رکھ لاج اس کی مرا یاسیدی احمد رضا
حملے سے اس کے لے بچا یاسیدی احمد رضا
دامن میں اپنے لے چھپا یاسیدی احمد رضا
ہر قلب میں تیری ضیاء یاسیدی احمد رضا
یوں حشر میں دینا ندا یاسیدی احمد رضا
اعدا ترے سب ہوں فنا یاسیدی احمد رضا
سبطین حافظ دائما یاسیدی احمد رضا
منکر پہ ہو قہر خدا یاسیدی احمد رضا
اور ہم پہ ہے سایہ ترا یاسیدی احمد رضا
سب کی ہے دل سے یہ دعا یاسیدی احمد رضا
اور ہم پہ ہو تیری رضا یاسیدی احمد رضا



تیرا عبید پر خطا ہیں۔ تو ہے جان مصطفےٰ
اور مصطفےٰ عبد خدا یاسیدی احمد رضا



اے مسلمانو! اٹھو دیں کی حمایت کے لئے
کوشش کفار ہے دیں کی اہانت کے لئے

کوشش دل سے کرو مذہب ملت کے لئے
غوث اعظم کو پکارو تم اعانت کے لئے

قادریم نعرۂ یاغوث اعظم می زنم
دم ز شیخ احمد رضا خاں قطب عالم می زنم

مصطفےٰ کی بھولی بھیڑو بھیڑیوں سے تم بچو
اپنے ایماں کی حفاظت ان کے حملوں سے کرو

جو کریں توہین اللہ و نبی کی دوستو
غوث اعظم ہیں مدد پر ان کا دامن تھام لو

قادریم نعرۂ یاغوث اعظم می زنم
دم ز شیخ احمد رضا خاں قطب عالم می زنم

فرض ہے پہلے حمایت دیں کی دوستی مومنو
مصطفےٰ کے دین پر ثابت قدم گر تم رہو

پھر کرو کوشش نمازوں کے لئے اے دوستو
انتم الاعلون قول حق ہے غالب سب پہ ہو

قادریم نعرۂ یاغوث اعظم می زنم
دم ز شیخ احمد رضا خاں قطب عالم می زنم

مومنو رب ہے تمہارا خالق ارض و سما
قادریو تم کو مژدہ سر پہ ہیں غوث الوریٰ

سنیو آقا تمہارے ہیں جناب مصطفےٰ
رضویو خوش ہو کہ حامی ہیں شہ احمد رضا

قادریم نعرۂ یاغوث اعظم می زنم
دم ز شیخ احمد رضا خاں قطب عالم می زنم

اے عبید قادری محشر سے تجھ کو خوف کیا
دو جہاں میں سر پہ سایہ ہے جناب غوث کا

جب شفاعت کرنے والے ہیں حبیب کبریا
نزع و محشر میں حفاظت کرنے والے ہیں رضا

قادریم نعرۂ یاغوث اعظم می زنم
دم ز شیخ احمد رضا خاں قطب عالم می زنم

تم ہو احمد کی رضا احمد رضا
قلب مسلم کی جلا احمد رضا
غوث اعظم کا ہے سایہ آپ پر

جانشین مصطفےٰ احمد رضا
فیض دیں تم کو علی مرتضےٰ
ہم پہ سایہ آپ کا احمد رضا

چشم مومن کی ضیاء احمد رضا
تم کرو ہم کو عطا احمد رضا
تیری منزل تک رسائی کس کو ہے

کیا ملے تیرا پتہ احمد رضا
سیکڑوں اندھے دلوں کو نورِ حق

کوئی دے ہم کو بتا احمد رضا
دیوبندی قادیانی نیچری

شیرِ شیرِ کبریا احمد رضا
دم ستم پر بھی نہیں اعداء پہ بھی

تیرا خنجر چل گیا احمد رضا
پھر نہ سنبھلا خاک میں وہ مل گیا

لے مرے ابرِ سخا احمد رضا
مل گئی تجھ کو دوامی زندگی

چھپ کے ظاہر ہوگیا احمد رضا
منکروں کی ہے ابوجہلی نگاہ

تم حضورِ مصطفیٰ احمد رضا
اچھے اچھوں نے تجھے اچھا کہا

جس نے مانا وہ بچا احمد رضا
لگے اعداء سامنے یہ تو بجا ہیں

آپ سے ایماں ملا احمد رضا
جو پھرا تجھ سے وہ حق سے پھر گیا

تجھ کو مانیں پیشوا احمد رضا
دست و پا بوسی مشایخ نے اگر کی

ہاتھ ہے یہ غوث کا احمد رضا

فہم و علم و فضل میں تیرا نظیر
دے کے بینا کر دیا احمد رضا

اہلِ حق نے چوم کر سر پر رکھا
تجھ سے سب کا دم فنا احمد رضا

گانددھویوں پر مصیبت آگئی
تیر اسک سے جم گیا احمد رضا

دشمنوں پر قہر کی بجلی گری
تو نے رد جس کا کیا احمد رضا

اہلسنت کی خطاؤں کو مدام
وصلِ مولیٰ ہوگیا احمد رضا

حشر میں ہو جائے سب پر عیاں
تجھ کو پہچانیں وہ کیا احمد رضا

مصطفیٰ راضی رہیں اس سے مدام
اچھے ستھرے کی ضیاء احمد رضا

مصطفیٰ ہیں ظلِ حق نورِ خدا
تم سا بھی ہے دوسرا احمد رضا

میں سمجھتا ہوں کہ وہ ابلیس ہے
اور حق اس سے پھرا احمد رضا

تجھ کو لکھیں سید و فرد و امام
ہے بڑا رتبہ ترا احمد رضا

غوثِ اعظم کے پھریرے کے تلے

آج کوئی دے دکھا احمد رضا
تجھ سا حق گو حق نما و حق شناس

تو نے جو فتویٰ دیا احمد رضا
تو نے علیا میٹ ندوے کو کیا

پیچ ہوا کہنا ترا احمد رضا
گردنوں پر دشمنانِ دین کی

جب قلم تیرا اٹھا احمد رضا
سنیوں پر خوب برسائے کرم

عفو فرماتا رہا احمد رضا
تو رہا جب تک کہ ظاہر تھا چھپا

جو ہے تیرا مرتبہ احمد رضا
سرورِ عالم حضورِ کبریا

جو تری چاہے رضا احمد رضا
ہے تری تصنیف یا آبِ حیات

تم ہو ظلِ مصطفیٰ احمد رضا
بات ہے ایمان کی حق کی قسم

تجھ سے جو کوئی پھرا احمد رضا
سب عرب کے مفتی و قاضی خطیب

شیخ و مرشد مقتدا احمد رضا
دستِ اقدس پر ترے بیعت ہوئے

ہوگا جھنڈا آپ کا احمد رضا

2

کس کو دیکھیں کون نظروں میں بچے
چھوڑ کر در آپ کا احمد رضا

سلطنت میں آپ کے در کا فقیر
بھر دے جھولی کر عطا احمد رضا

تیری عبدیت میں چہرا لکھ گیا
بول بالا ہوگیا احمد رضا

تیرا دامن مل گیا سب کچھ ملا
دونوں عالم میں بھلا احمد رضا

میری حالت آپ پر سب ہے عیاں
میرے ایماں کو بچا احمد رضا

ہم غلاموں کی نظر کے سامنے
دل پہ قبضہ ہے ترا احمد رضا

قلب ہے مشتاق تیری دید کا
دل میں جلوہ نما احمد رضا

آپ کی تربت مریضوں کے لئے
یہ کسی نے سچ کہا احمد رضا

شمس تاباں ایک اور دو ہیں قمر
غالب و منصور یا احمد رضا

یہ بھی اور اولاد بھی ان کی تمام
پھول مہکیں دائما احمد رضا

کر کے نقارہ ترا احمد رضا
در سے تیرے کب کوئی خالی پھرا

آپ ہیں بحرِ عطا احمد رضا
میرا گھر ہے تیرے در کا غلام

سو گنا اُجالا ہوگیا احمد رضا
ہوگیا مشہور مداح الحبیب

میں نے سب کچھ پالیا احمد رضا
لاج رکھ لو میرے پھیلے ہاتھ کی

آپ سے کیا ہے چھپا احمد رضا
ایسے نازک وقت میں ثابت قدم

تیرا نقشہ ہے جدا احمد رضا
آنکھیں تیرے دید کی مشتاق ہیں

دل میں آجا اک ذرا احمد رضا
حق تعالیٰ نے تمہارے ہاتھ میں

بن گئی دار الشفاء احمد رضا
شیر ہیں دونوں بلا شک شیرِ حق

مصطفیٰ حامد رضا احمد رضا
شاد ہوں احباب اعداء نامراد

دیں ترا نقشہ دکھا احمد رضا
سالِ رحلت لکھ جمیل قادری

کس کے آگے ہاتھ پھیلائیں گدا
جس نے جو مانگا ملا احمد رضا

بے نوا بیچارہ منگتا ہے گدا
سب پہ ہو فضلِ خدا احمد رضا

آپ کے قدموں کے صدقے میں ہرا
ہے یہ سب صدقہ ترا احمد رضا

ہو غلاموں کا خدا کے واسطے
میں تمہارا ہوں گدا احمد رضا

گرگ ہیں ہر سمت در میں بھولی بھیڑ
میں رہوں تا حشر یا احمد رضا

روتے ہیں دشمن بھی تیری یاد میں
ہاں ذرا پردہ اٹھا احمد رضا

ظاہری آنکھوں سے گو پردہ ہوا
دی مریضوں کی دوا احمد رضا

شیر کی اولاد بھی ہوتی ہے شیر
مصطفیٰ حامد رضا احمد رضا

دشمنوں پر شیر یہ دونوں رہیں
تا قیامت دائما احمد رضا

لہلہائے باغ تیرا تا ابد
دائمی دولہا بنا احمد رضا

۱۳ ھ ۴۰

ہم نے کیا احمد رضا دیکھا تجھے / سرِ ذاتِ مصطفیٰ دیکھا تجھے
حق نمانے کی قسم احمد رضا / نائبِ غوث الوریٰ دیکھا تجھے
آیتِ فضلِ خدا دیکھا تجھے / رحمتِ ربِّ ورٰی دیکھا تجھے
زبدۃ اہلِ لقاء دیکھا تجھے / عمدۃ اہلِ صفا دیکھا تجھے
کیا بتائیں ہم نے کیا دیکھا تجھے / مخزنِ لطف و عطا دیکھا تجھے
علم و حلم و زہد و تقویٰ میں امام / پیشوائے کُل اصفیا دیکھا تجھے
تجھ سے دینِ پاک نے پائی ضیاء / مشعلِ نورِ خدا دیکھا تجھے
اہلِ بطلان کو دکھا دی راہِ حق / ہادیِ راہِ ہدیٰ دیکھا تجھے
بھاگتے تھے تجھ سے اعدائے نبی / سیفِ حق شیرِ خدا دیکھا تجھے
ہیبتِ حق تیرے چہرے سے عیاں / قدرتِ ربِّ العلیٰ دیکھا تجھے
مقتدا اکثر ترے ہوں مقتدی / ہم نے ایسا پیشوا دیکھا تجھے
جان و دل سے ہو گیا تجھ پر فدا / جس نے اے سرِّ خدا دیکھا تجھے
نجدیوں کے حق میں تھا تیرِ شہاب / قاتلِ کفر و دغا دیکھا تجھے
اہلسنت کو بہت کچھ دے دیا / صاحبِ جود و سخا دیکھا تجھے
زندگی احیائے سنت میں کٹی / ناصرِ دین و اتقا دیکھا تجھے
اہلِ طغیاں کی خبر لی جا بجا / دینِ حق کا رہنما دیکھا تجھے
ظلمتِ بدعت کو تو نے کھو دیا / واقعی بدر الدجیٰ دیکھا تجھے
اس زمانِ پُرفتن میں اے رضا / استقامت سے بھرا دیکھا تجھے
کھو دیا ہستی کو تو نے بہرِ حق / فی الحقیقت حق نما دیکھا تجھے
ہو امامِ اہلِ سنت بالیقین / عالموں کا مقتدا دیکھا تجھے
منتہی اکنافِ عالم تیری ذات / مفتیوں کا پیشوا دیکھا تجھے

خدمتِ دینی ترا پیشہ رہا / عمر بھر اس پر فدا دیکھا تجھے
مرحبا اے میرے مولیٰ مرحبا / گوہرِ بحرِ ہدیٰ دیکھا تجھے
مشکلوں کو تو نے آساں کر دیا / اے رضا مشکل کشا دیکھا تجھے
جامِ عرفانی پلا دیجئے مجھے / عارفِ ربّ الوریٰ دیکھا تجھے
دردِ فرقت کی دوا کر دیجئے / درد اور دکھ کی دوا دیکھا تجھے
المدد اے شاہِ اقلیمِ کرم / دافعِ کرب و بلا دیکھا تجھے
ملتجی کیوں کر نہ ہو تجھ سے گدا / بے کسوں کا ملتجا دیکھا تجھے
کشتیِ رنج و مصیبت کا شہا / اہلِ دیں نے ناخدا دیکھا تجھے



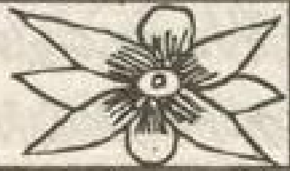
بندۂ محمود جاں سے اے رضا
مظہرِ ذاتِ خدا دیکھا تجھے



کوئی تاج والے ہوں یا راج والے / ہیں اس در کے محتاج ہر کاج والے
ہے سرکارِ عالم کے محتاج کا در / یہاں بھیک لیتے ہیں خود راج والے
یہ وہ در ہے دولت ہے جس در کی لونڈی / جھڑکتے ہیں شاہوں کے محتاج والے
یہاں کی فقیری ہے رشکِ امیری / یہیں آ کے جھکتے ہیں سرتاج والے
فقط پر ہیں سارے محتاج اُن کے / کہ آخر تو حامی ہیں معراج والے
یہی ہیں وہ دامن کہ جس میں چھپیں گے / قیامت کے میدان میں لاج والے
خدنگِ نظر کا کوئی وار ادھر بھی / ہیں رستے مشتاق آماج والے
ہیں کچھ بھی سہی سلسلہ میرا کچھ ہو / ہیں جن کا ہوں اُن کے ہیں معراج والے



فراق اب مجھے ہکر فرمائے مطلب
بنا لیں گے سب کام کل آج والے



پیشِ نظر ہیں پیر مرے دستگیر کے / جلوے ہیں یہ مرے پیرانِ پیر کے

توفیق تھی رفیق جو ایسے نفوس پاک
خود واسطہ بنے مرے مافی الضمیر کے

لائے ہیں قعر نکبت عصیاں سے کھینچ کر
ہیں میرے حق میں ہاتھ یہی دستگیر کے

پھیلا ہے فیض عام اسی ذات پاک کا
یہ رہنما کے وقت ہیں برنا و پیر کے

ہاتھ آئی ہیں انہیں سے زمانے کی نعمتیں
حاجت روا ہیں فضل خدا سے فقیر کے

بے قدر ہیں ہم آپ سے ذی اقتدار کے
جو مقتدر ہیں قادر عبد القدیر کے

فرد عمل میں طول ہو یا اختصار ہو
مالک ہیں آج کل یہ طویل و قصیر کے

جس راہ پہ چلائیں گے اس راہ جائینگے
اے صاحبو فقیر ہیں ہم تو لکیر کے

اندھیر کر رہی ہیں سیہ قلبیاں مری
پھر دیکھئے کچھ تو نور میرے دل کو چیر کے

یارب سواد قلب سیاہی سے پاک ہو
صدقے میں ایسے مرشد روشن ضمیر کے

جو جانتا ہوں چاہ رہا ہوں انہیں مذاق
خوف ریا ہے دل کو دکھاؤں جو چیر کے

خدا نے دن بھی کیا دیا ہے زیارت گنبد مصطفیٰ ہے
کچھ آج تقدیر ہی رسا ہے نصیب ہی کچھ چمک اٹھا ہے

بجز کہ ان کا وہ حکم آقا جو حکم آقا وہ حکم مولا
رضائے احمد رضائے حق ہے یہی ہے مرضی یہی قضا ہے

کروں گا اب التجا میں کس سے غرض کچھ اس سے مجھ سا کس سے
یہ نور وہ نور ہے کہ جس سے زمانہ بھر جگمگا رہا ہے

نہیں ہیں گو نیکیوں کے خرمن مگر یہ تدبیر کی ہے احسن
پکڑ لئے ہیں یہ پاک دامن اب آگے تقدیر کا لکھا ہے

ہے فاسئلوا اهل الذکر نص ہم ایسے سنی مقلدوں کا
نہ عقل ہے وہ نہ علم ہے وہ بجز ہے نہ وہ ضیا ہے

سنبھال لے ناخدا خدارا دو آبے کی کشمکش ہے کیسا
امید ہے مغفرت کی جرم یاس ہے خوف ہے رجا ہے

نکالو مایوسیوں کو باہر نہ گھر بنائیں یہ دل کے اندر
بگوشہ چشم بخت بد وہ پاک دامن بتا رہا ہے

خدا ہی دیتا ہے بیحساب مگر انہیں کا سر پھرا ہے
میں اسم ذریعہ سے مانگ لو خدا سے جو کچھ کہ مانگنا ہے

ترقیوں کی نہ ہم کو فرصت نہ خوف غربت نہ شوق راحت
ہماری فردوس اور جنت تو مقتداؤں کی اقتدا ہے

ہم اپنی قسمت کے کب ہیں شاکی ہیں ہر طرح آپ تیغ بندگی
کہیں شفاعت ہے مصطفیٰ کی کہیں کرم ہے کہیں عطا ہے
صلی اللہ علیہ وسلم

وہاں تو ارشاد ایزدی وابتغوا الیہ الوسیلۃ کا
یہاں یہ منکر غرق ظلمات یہ سہارا بھی چھوڑتا ہے

حقیقت حال کون جانے الگ ہیں کو دونوں آستانے
مگر کوئی مانے نہ مانے نہ یہ جدا ہے نہ وہ جدا ہے

کہاں زمانے میں جا کے مشکلیں لب پہ لا سکیں کس کے در پہ جھکیں
یہیں سے ہے سب امید اپنی یہیں سے سب اپنا آسرا ہے

جو نعمتیں ہم کو ہاتھ آئیں انہیں نے بانٹیں انہیں سے پائیں
ہماری جھولی میں اور کیا ہے جو ہے یہیں کا دیا ہوا ہے

دمن یعظم شعائر اللہ کے موافق مذاق اگر ہم
کریں جو عظمت تو سب روا ہے منائیں خوشیاں تو کیا بجا ہے

سنے گا جو کچھ بھی جو کہیگا بھیگا جو سر پہ آ پڑے گا
مگر غلام رضا رہیگا مذاق گستخ میں آ پکا ہے

الٰہی صورت یہ کس کی آئی ہے ہماری آنکھوں کی پتلیوں میں
جو صورت نور آ سمایا ہماری آنکھوں کی پتلیوں میں

سما گیا ہے یہ قد کا سایہ ہماری آنکھوں کی پتلیوں میں
کہ زلف مشکیں نے گھر بنایا ہماری آنکھوں کی پتلیوں میں

نظر جو آتا ہے ایک تل سا ہماری آنکھوں کی پتلیوں میں
یہیں ہیں آنکھوں کا رہیں جو تلا ہماری آنکھوں کی پتلیوں میں

ہم اپنے بخت رسا کے صدقے خدا نے خوش قسمتی کہ جس نے
پیاری صورت کا گھر بنایا ہماری آنکھوں کی پتلیوں میں

کبھی جو ڈھونڈا تو ان کو پایا بصورت عشق دل کے اندر
کبھی نظر بن گیا وہ جلوہ ہماری آنکھوں کی پتلیوں میں

جو بند آنکھیں بھی ہوں تو کیا ہے وہ نور نظروں میں بس گیا ہے
کھچا ہے وہ پیارا پیارا نقشہ ہماری آنکھوں کی پتلیوں میں

چشمے لگا ہوں میں خاک کوئی کہ جا نہیں اب کسی کی ان میں
سما گیا ہے ہمارا پیارا ہماری آنکھوں کی پتلیوں میں

کیا ہے ان پنجہ ہائے مژگاں نے قبضہ ان پاک دامنوں پر
اسی صفائی کا ہے سپیدہ ہماری آنکھوں کی پتلیوں میں

نہیں سفید و سیاہ باہم بھری ہے نیرنگی دو عالم
ان ابروؤں نے لگا کے مرہم ہماری آنکھوں کی پتلیوں میں

نقطہ سفیدی لئے نہ جانو جو دونوں آنکھوں میں دیکھتے ہو
یہ صبح عارض کا ہے اجالا ہماری آنکھوں کی پتلیوں میں

نقطہ سیاہی لئے نہ جانو جو دونوں آنکھوں میں دیکھتے ہو
پڑا ہے ان گیسوؤں کا حلقہ ہماری آنکھوں کی پتلیوں میں

عجب مقدس یہ ذات ہے جس کی کفش پر آج ہاتھ آئے
لگا وہ خاک قدم کا سرمہ ہماری آنکھوں کی پتلیوں میں

یہ ذات سر تا پا البصیرت ہے نور ہے کنز معرفت ہے
نظیر اس کا نہیں ہے حاشا ہماری آنکھوں کی پتلیوں میں

بھلا ہم اندھوں کی کیا حقیقت جب ان کو اہل بصر نہ دیکھیں
کہ نوریوں کا ہے اک مرقع ہماری آنکھوں کی پتلیوں میں

الٰہی محفوظ رکھنا اعدا کی شپرہ چشمیوں سے ان کو
یہ ہے یہ سورج سدا چمکتا ہماری آنکھوں کی پتلیوں میں
ذکر ہمیں زمرۂ لصوص حین و لا یبیس دن میں تو
یہ عبادت کا چاہیے حصہ ہماری آنکھوں کی پتلیوں میں



مذاقؔ علمِ رضا کا شغل لے ہم کو اچھا برا سجھایا !
وگرنہ تاریک تھا زمانہ ہماری آنکھوں کی پتلیوں میں



جو اگر اللہ سے مطلوب قربت اور بھی
ان نفوس قدسیہ کی کیجئے خدمت اور بھی
جبہ سائی ان دروں کی صیقلِ تقدیر ہے
نور گرنے سے یہاں چمکے گی قسمت اور بھی
ہاتھ میں جب ایسا دامن ہے تو کیوں مایوس ہوں
یہ وسیلے تو بڑھا دیتے ہیں ہمت اور بھی
جس کا ہے کوئی وسیلہ اس کو ہے دونی امید
رحمتیں اس کی طرف کرتی ہیں سبقت اور بھی
یوں تو اس کی رحمتیں ہیں عاصیوں ہی کے لئے
ہوگی بیدلوں کی شفاعت کی حمایت اور بھی
جو وسیلہ لے کے حاضر ہوگا اس دربار میں
دوڑ کر لے گی اسے آغوشِ رحمت اور بھی
اپنے اپنے پیشوا کے ساتھ سب ہوں گے وہاں
تھامئے دامان پیرانِ طریقت اور بھی
ایسے ایسے جدا ہوں گے ان ہاتھوں کے طفیل
دانت سے دابیں گے سب انگشتِ حیرت اور بھی
مژدہ اے وابستگانِ رشتہ ہائے سلسلہ
اس ذریعے سے قوی ہوتی ہے نسبت اور بھی
ان بزرگوں کا تصرف کم نہیں ہوتا کبھی
ہے تجرد میں سوا روحانی قوت اور بھی
ٹھوکریں کھاتی ہے دنیا اور پکڑتی ہے قدم
ماری ماری پھرتی ہے اس در پہ دولت اور بھی
قناعت سے ہی رسا تقدیر یاور تھی کچھ
ہوگئی جو خود بدولت کی زیارت اور بھی



مغفرت کے گرچہ ہیں صدہا وسیلے اے مذاقؔ
پیر کا دامن ہے اک بخشش کی صورت اور بھی

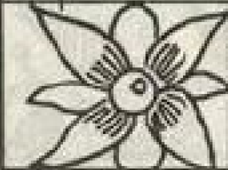


ہرتے ہیں دل شاد اہلسنت کہ آج اپنے امام آئے
نچھاور نقد جان کی لے کے در پہ سارے غلام آئے
سلام کی نذر پیش کرنے غلام عبد السلام آئے
یہاں کے مستوں کے حق میں ساقی کوئی تو گھونٹ کا جام آئے
ہیں علم داں سب یہ علم کہاں ہیں اہل دل سب یہ دل کے ارماں
ہیں چشم گر سب یہ نور پنہاں عجیب ذی احترام آئے

جہاں میں ہے فیض عام ان کا ہے شہرہ تا روم و شام ان کا
وہ در ہے ذی احترام ان کا جبیں رگڑتے تمام آئے
اگرچہ تھانوں سے عار اس کو شکوک تھے بے شمار اس کو
بنا دیا پختہ کار اس کو جسے خیالات خام آئے
نہ دسترس ہوگا کسی دشمن کی گر نہ چھوٹا یہ پاک دامن
جہاں پہ کوئی نہ کام آئے وہاں یہی ہے جو کام آئے



مذاقؔ سا بے ہنر بھی حاضر دل و جگر اور سر بھی حاضر
یہ مایۂ مختصر بھی حاضر خدا کرے کچھ تو کام آئے



کیا عطا ہوا ہے معتقد رسا مجھے
دیکھیو تو کیسے ملے پیشوا مجھے
اب ایسا کیا ملے گا کوئی مقتدا مجھے
کرتا ہے آنکھ بند کئے اقتدا مجھے
اس آستان پاک کا کتا کیا مجھے
ممنون کر چکا مرا بخت رسا مجھے
احسان ماننا ہی پڑا بخت کا مجھے
ذرہ تھا آسمان پہ پہنچا دیا مجھے
منعم علیہ کا جو دیا راستہ مجھے
گھیرے ہے بحر رحمت و فضل خدا مجھے
بالفرض تھا اگر مرض جانگزا مجھے
گھر بیٹھے آج مل گئی اس کی دوا مجھے
گمراہیوں کی گھیرے ہوئے تھی بلا مجھے
لاتے ہیں راستہ پہ یہی رہنما مجھے



بگڑی بنی سب ان کے حوالے ہے اے مذاقؔ
قسمت سے مل گئے ہیں یہ دو در بھی کیا مجھے



یہ ارباب اہل کرم چھوٹتے ہیں
صد افسوس ایسے قدم چھوٹتے ہیں
جو رہ رہ کے دل بھر بھر آتا ہے غم سے
تو فوارۂ چشم نم چھوٹتے ہیں
یہ وہ ذات ہے جس سے اعدائے دیں کے
حواس اڑتے ہیں اور دم چھوٹتے ہیں
یہاں صرف مجھی کا یارا کسے ہے
جب اہل قلم کے قلم چھوٹتے ہیں
فقط آنکھ سے چھوٹنے کا ہے رونا
نہیں تو کہیں یہ قدم چھوٹتے ہیں
ہیں دم یہ قدم اور ہمدم کے ساتھی
یہ دم چھوٹتا ہے نہ ہم چھوٹتے ہیں
حریم در دوست ہم کو مبارک
کہ مجرم بھی گرد حرم چھوٹتے ہیں

یہ پیالے ہیں جس میں مئے حق نما ہے ۔ جو ہیں رشکِ صد جامِ جم چھوٹتے ہیں
ہمیں کوئی ان سے چھڑا لے تو جانیں ۔ یہاں سے گرفتار کم چھوٹتے ہیں
کرے سیدی قسمت دعائے بزرگاں ۔ تو آج اس مقدر کے غم چھوٹتے ہیں

فراق ان سے دل تو نہیں چھوٹ سکتا
بڑا غم یہ ہی ہے کہ ہم چھوٹتے ہیں

چھوٹتے ہیں حیف مجھ سے آج وہ دستِ عطا ۔ جن کے ہاتھوں سے مجھے لینا ہے قسمت کا لکھا
کاش وہ فرمائیں مجھ سے کیوں ہے تو اتنا ملول ۔ عرض کر اے خادم الخدام کیا ہے چاہتا
لوٹ جاؤں ان کے قدموں پر یہ سن کر جوش میں ۔ اور مچل کر یوں کروں میں اپنا عرضِ مدعا
ہجر میں تسکین کی صورت تو فرمائیں حضور ۔ چین کیوں کر پائے گا یہ آرزو مندِ لقا
یوں زبانِ فیض سے وہ چارہ فرمائی کریں ۔ اس بنا پر تو ہے آزردہ تو ہرگز غم نہ کھا
قربِ قلبی کو نہیں بُعدِ مکانی کا خطر ۔ دل سے تو نزدیک ہے اے محو و فانی فی الرضا
اور پھر ہم نے یہاں چھوڑا ہے وہ روشن چراغ ۔ جو ہے قلبِ تیرہ و تاریک کے حق میں ضیا
یہ مری آنکھوں کی ٹھنڈک یہ مرا قائم مقام ۔ تجھ کو کافی ہے وہ عبد السلام باصفا
عبد السلام اس کو میں کہتا ہوں سب عبد السلام ۔ قطبِ ان اقطار کا اور فردِ خاصانِ خدا
کس نے دیکھا ہے کبھی دعوے کو اس کے بے دلیل ۔ پھر دلائل بھی ہیں سب برہانِ حق و حق نما

عبدیت کی شان پیدا کر اگر تو عبد ہے
پھر تو عبد السلام اور نیز عبد المصطفےٰ

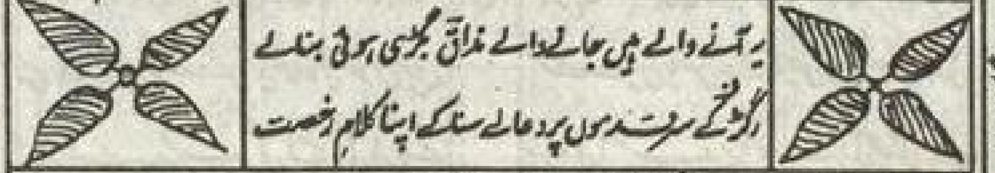
وا ہو چشمِ شوق بھی کس کی تماشائی ہوئی ۔ جس کی طلعت نور بخشِ چشمِ بینائی ہوئی
ہم کو آقا بھی خدا نے وہ دیا فخرِ زمن ۔ باعثِ نازِ غلاماں جس کی یکتائی ہوئی
فرقتِ اقلیم سے ہر دل بنا ہے غم کدہ ۔ آج شیدائی کی حالت مثلِ سودائی ہوئی
غم کدے میں یاس کے بیٹھی ہوئی ہے دلِ ملول ۔ جو دعا بابِ اجابت سے ہے لوٹائی ہوئی

اس تمنا میں کہ ملتی دولتِ پابوس ماہ ۔ پڑتی ہیں سب کی نگاہیں آج گھبرائی ہوئی
کل تو تھی باغِ تمنا میں بہار آئی ہوئی ۔ آج افسردہ ہیں گل کلیاں ہیں مرجھائی ہوئی
تھا ہجومِ شوق سے کل تنگ میدانِ خیال ۔ آج خوشیاں پھرتی ہیں مایوس کترائی ہوئی
کل تو تا حدِ نظر خوشیوں کا جولانگاہ تھا ۔ پھر رہی تھیں آرزوئیں دل کی اترائی ہوئی
آج یا رب ان پہ کس بدخواہ کی نظریں پڑیں ۔ غمکدے میں یاس کے بیٹھی ہیں گھبرائی ہوئی
آج رخصت ہے نسیمِ گل فشاں کی باغ سے ۔ ہے گلِ امید پر افسردگی چھائی ہوئی
دل بھر آتا ہے بجوشِ اشک تھمتا ہی نہیں ۔ غرقِ بحرِ غم کو کب تابِ شکیبائی ہوئی

تو رضا پر حق ہے بندہ ہے قضا کا اے فراق
باعثِ فخرِ غلامی جن کی آقائی ہوئی

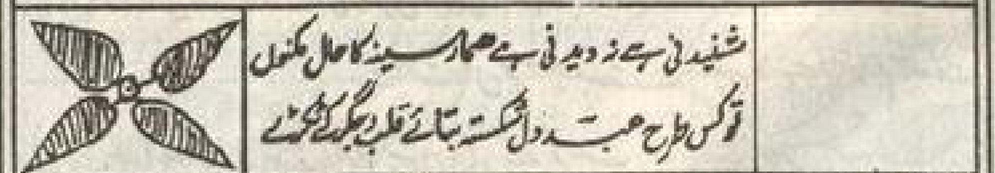
کبھی نہ لیتے تھے خوفِ فرقت سے ڈرتے ڈرتے بھی نامِ رخصت
ہمارے کانوں نے آج ہم کو سنا کے چھوڑا پیامِ رخصت
تھی جتنی دل بستگی ہماری ہے اتنی ہی خستگی ہماری!
ہوئی ہے حالت ردی ہماری سنا ہے جس دن سے نامِ رخصت
یہی ہیں وہ حاملِ شریعت کہ جنہیں دین کی نیابت
ہے آفتِ جاں جو مصیبت انہیں کا ہے اہتمامِ رخصت
رہیں ہے ایسا ہم حرت خدا نے الیسوں کا کی ہے دعوت
غضب ہے مہرِ سپہرِ رفعت مرے لئے تیری شامِ رخصت
نہ رکھتے تھے چونکہ معذرت ہم نہ کر سکے کچھ بھی منزلت ہم
بصد ادب کر کے معذرت ہم زبان پہ لاتے ہیں نامِ رخصت
غمِ فراق اب تو ہم ہیں یا تو نہیں ہے دل پر بھی اپنے قابو
یہ ڈبڈبائے نہیں ہیں آنسو پلا ہے آنکھوں کو جامِ رخصت

سلام لے مرشدوں کے مرشد وداع لے وقت کے مجدد
ہے نامرادی کہ ہم سے کچھ ضد ہوا جو جلد انتظام رخصت
ہے نہر اس بحر کی وہ جاری جو دھوتے ناپاکیاں ہماری
نہ ہوگی فضل خدا سے خواری ہوا ہے وہ انتظام رخصت



یہ آنے والے ہیں جانے والے مذاق مجلس ہوئی بنالے
رلا گئے مرشدوں پہ دعا لے سنا کے اپنا کلام رخصت

کہاں پساریں گے اپنے دامن اٹھائیں گے اب کدھر کے ٹکڑے
بھکاریوں کے تو منھ لگے ہیں تمہارے اس پاک در کے ٹکڑے
غم جدائی کا ہے تقاضا کہ کیجئے اپنے سر کے ٹکڑے
میسر اٹھائیں کاش یارب مجھے کچھ اس سنگ در کے ٹکڑے
ہیں قلب ہلال ہم کہ اب تک بہت بڑی چیز جانتا تھا
گر ہلال طلعت جب تو کر دیتے اس کے پر کے ٹکڑے
فرض ہے ذی جاہ سے مجھے کچھ نہ مطلب اب شاہ سے مجھے کچھ
خدا نے اچھے لگا دیئے ہیں مرے لئے عمر بھر کے ٹکڑے



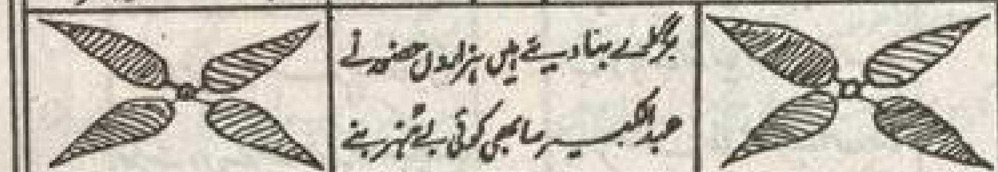
شنیدنی ہے نہ دیدنی ہے ہمارے سینہ کا حال کیونکر
تو کس طرح عبد دل شکستہ بتائے قلب و جگر کے ٹکڑے

ہو گئی تکمیل تکوین جہان درد دل
آہ قسمت آج اگر ہوتی زبان درد دل
ان پہ ظاہر ہو گئی کچھ ترجمان درد دل
کل نہ تھا فرد مسرت سے گمان درد دل
یہ وہی دل ہے کہ جس میں کل تھا خوشیوں کا ہجوم

چھا گیا دل کی زمیں پر آسمان درد دل
دل مرا دل کھول کر کرتا بیان درد دل
گوش شنوا تک پہنچ جاتے فغان درد دل
میرے پہلو سے نکلی آج کاروان درد دل
اب کچھ یاس ہیں میہمان درد دل

فیض در حضور سے بنتے بشر سے بنے
ایسوں کی خدمتیں ہی جس قدر بنے
دنیا میں شاید ان کا نہیں اب کوئی نظیر
ملنا کہاں ہے ہر کس و ناکس کو یہ عروج
اے سنیوں یہ دامن قدس نہ چھوڑنا
خاک قدم ملے جو کسی قدر دان کو

تصویر اتباع شریعت سراسر بنے
مقبول ہو تو جان بھی دیدے اگر بنے
ایسے نفوس پاک فقط پیشتر بنے
ایسے سجے بنے مقتدا و بشر بنے
یہ شے وہ ہے جو دونوں جہاں میں سپر بنے
کحل نگاہ دیدۂ اہل نظر بنے



بگڑے بنا دیئے ہیں ہزاروں حضور نے
عبد الکبیر سا بھی کوئی بے ہنر بنے

سب کے بندے نبی کے پیارے
آل رسول کے راج دلارے
تم نور سب کے پاس سدھارے
کس کے ہو کر رہیں دکھیارے
جب تم ٹھہرے کھیون ہارے
کیا کیا مطلب ہیں پیارے پیارے
بگڑی باتیں کون بنائے
بھائی سنا دو پیارے پیارے
بگڑی میری بنا دو آقا
اب تو حجاب بھی اٹھ گئے سارے
صاحبزادے بھائی بھتیجے
تم سورج یہ چاند ستارے
ان کا رحم گر چھوڑے پچھلے گا

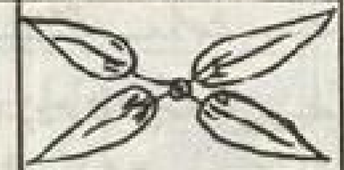
غوث معظم کے مہ پارے
نوری میاں کی قلب کی ٹھنڈک
ہم کو چھوڑا کس کے سہارے
پھرتے ہیں ہم مارے مارے
دنیا کون لگائے کنارے
اعلیٰ حضرت قبلہ کہہ کر
کام ادھورے کون سنوارے
اپنی نسبت اب کاسے کھولیں
کام کیے ہیں تم نے سارے
یوں تو مجدد اور بھی گزرے
علم و فضل میں یکتا سارے
سنیوں کے ملجا و ماوے
بدگو کے منھ میں انگارے

اچھے میاں کی آنکھ کے تارے
قادریوں کے دل کے سہارے
اتنا نہیں کوئی چمکارے
ٹھوکریں کھاتے ہوئے بیچارے
حافظ حاجی مجدد مفتی
خلق اب کس کو جا کے پکارے
فقہ و حدیث و متن قرآں
میری خبر لے میرے پیارے
لطف و کرم فرمایئے آقا
لیکن ہر مردے ہر کارے
جلوے تمہارے کیوں نہ ہوں ان میں
اب تو یہی ہیں بعد تمہارے
رضویوں کب یاد ہیں تم کو

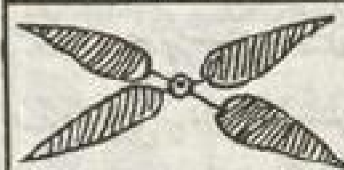
بول آقا کے پیارے پیارے
ان سے ہمیشہ بچتے رہنا
پھر تو کام بنے ہیں سارے

پیارے نبی کی بھولی بھیڑوں
گھات میں ہیں ابلیس کے تمہارے
بھیک ملے داتا کا بھلا ہو

گرگ ہیں چاروں سمت تمہارے
اپنے رضا کو راضی رکھو
منگتے ٹکڑے میں ہاتھ پسارے



نوری میاں کے نور کا صدقہ
قیس کو دیدے میرے پیارے



جان و دل اولیا حضرت احمد رضا
نائب غوث الوریٰ حضرت احمد رضا

محو خطائیں کرو ہم پہ عطائیں کرو
اب تو حجاب اٹھ گیا حضرت احمد رضا

خدمت دیں کے صدقے آپ کو سب کچھ ملے
ہو مرا حصہ عطا حضرت احمد رضا

یہ تو ہمیشہ ہوا ہیں ملے جو کچھ بھی کہا
آپ نے پورا کیا حضرت احمد رضا

مرتے نہیں اولیا ان کی فنا ہے بقا
زندہ ہیں واللہ رضا حضرت احمد رضا

ملنے میں ہے دیر کیا ہاتھ کرم کے اٹھا
اے مرے حاجت روا حضرت احمد رضا

بندوں کو ہے پیچ و تاب کچھ تو ہو کم اضطراب
جلوہ دکھا دو ذرا حضرت احمد رضا

ہر طرف عدائے دیں تاک میں نفس لعیں
المدد اے پیشوا حضرت احمد رضا

ترک موالات پر حاضرہ حالات پر
قوم میں کل غل مچا حضرت احمد رضا

آگ میں گرنے کو تھے راہ سے پھرنے کو تھے
ہم کو بچا ہی لیا حضرت احمد رضا

مردود ہوئے لاجواب آپ ہوئے کامیاب
فتح مبیں سے کھلا حضرت احمد رضا

کام رہ نہ گیا نام وہ تم نے کیا
مرحبا صد مرحبا حضرت احمد رضا

قسمتیں سب کی کھلیں دل کی مرادیں ملیں
گر ہو کرم آپ کا حضرت احمد رضا

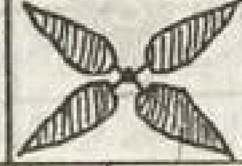
یہ تو ہے مجھ کو یقیں دوسرا تم سا نہیں
ہو تو بتا دو ذرا حضرت احمد رضا

آپ کے ہیں جانشیں عالم دین متین
مولوی حامد رضا حضرت احمد رضا

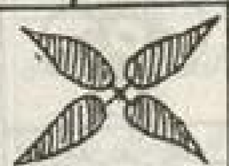
ان کو خدا نے کیا جسم ہے آپ کا
جلوہ ہے جلوہ ترا حضرت احمد رضا

جسم پہ جبہ ترا سر پہ عمامہ ترا
ان سے جو بیعت ہوا آپ سے بیعت ہوا

ہاتھ میں تیرا عصا حضرت احمد رضا
ہاتھ ہے وہ آپ کا حضرت احمد رضا



کام بنا دو مرے رب تمہیں راضی کرے
قیس ہو تم پر فدا حضرت احمد رضا



تیری آنکھوں میں ہے شاہ احمد رضا
میرے دل میں سما شاہ احمد رضا

ہر مرض کی شفا شاہ احمد رضا
درد دکھ کی دوا شاہ احمد رضا

فصحائے عرب تیرے مداح ہیں
میں کروں وصف کیا شاہ احمد رضا

تاج سر کا بنائیں جو سرتاج ہیں
تیری نعلین کا شاہ احمد رضا

سر بانی کریں وہ جو ممدوح ہیں
تیرا یہ مرتبہ شاہ احمد رضا

علمائے عرب نے بنایا امام
اے مرے پیشوا شاہ احمد رضا

ماہ طیبہ کے جلوے مبارک تجھے
اپنا جلوہ دکھا شاہ احمد رضا

سوکھی کھیتی کو دم میں ہرا کر دیا
وہ ہے ابر سخا شاہ احمد رضا

تو ہے مطلوب میرا میں طالب ترا
چل ہٹے اور کیا شاہ احمد رضا

مجھ کو باقی فنا فی الرضا سے بنا
ہو فنا سے بقا شاہ احمد رضا

جان و دل سے ہیں آقا ترا ہو چکا
مجھ کو اپنا بنا شاہ احمد رضا

مشکلیں میری آسان فرمائیے
میرے مشکل کشا شاہ احمد رضا

تا قیامت رہیں ہوش میں اس کو
مئے وحدت پلا شاہ احمد رضا

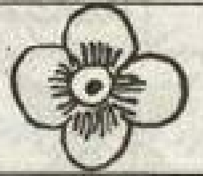
مجھ برے کو بھی اچھا بنا دیجئے
صدقہ اچھے کا یا شاہ احمد رضا

نادِ نجدی عار میں آکے چکرا گئی
ہاتھ دے ہیں چلا شاہ احمد رضا

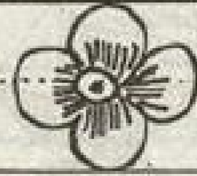
اہل سنت کا بیڑا لگانے لگا
لے مرے ناخدا شاہ احمد رضا

ایک دم میں گدا کو غنی کر دیا
وہ ہے تیرا عطا شاہ احمد رضا

مدھرہ کے جلوے بریلی میں ہیں — تیرے ہی دم سے یا شاہ احمد رضا



اپنے دُکھ درد کو قیصر جا کر کے
کس سے تیرے سوا شاہ احمد رضا



کو سپنے میں درس دکھلا کے سکھی جیا را مورا ترپاوت ہے
موری رین کٹت ہے ترپ موسے نینن نیندیا نہ آوت ہے

برہا کی آگ لگی تن من میں جیا را مورا کلپاوت ہے
کوئی من موہن من ہر سینو تسدن سے چین نہ آوت ہے

اڑ جا پپیا اونچی اٹریا کا ہے شور مچاوت ہے
میں برہا کی آپ ہی ماری کا ہے مو کو ستاوت ہے

بالم تم ہو اونچی اٹریا ہم پڑھیاں کھائیں ڈھلکیاں
بنتیاں پکڑو پتیاں پروں میں تم بن چین نہ آوت ہے

پیتم تم تو دیس سدھارے جگ کو سونا کر گیو پیارے
مورے کلیجے ہوک اٹھت ہے جب تم ری یاد آوت ہے

سکھیاں اپنے اپنے کنور سے اپنی اپنی کہت سُنا دیں
کیوں ری سکھی میں کا سے کہوں اب جیا را مورا الجھاوت ہے

بالم نیچو گھونگھٹ کھینچو نینا ترس گئے درشن کو
کیوں ری سکھی میں کیسے مناؤں پی تو رو سو جاوت ہے

قادری رنگت رنگ برنگی نکھرے رضوی مکھ پر نکھری
برکاتی رینی میں رچ کر اور ہی رنگ رچاوت ہے

اعلیٰ حضرت سگرے جا بجے دنیا با کو مجدد مانے
ناؤں ضیاء الدین احمد ہے جگت امام کہاوت ہے

داتا ایسی بھچا دیجو بھر پور ہو دونو جگت کر
قیصر بھکاری تورے آگے اب جھولی پھیلاوت ہے

نائب غوث الوریٰ احمد رضا خاں قادری
دین حق کے رہنما احمد رضا خاں قادری

بول بالا ہے ترا احمد رضا خاں قادری
مرتبہ اعلیٰ ترا احمد رضا خاں قادری

سامنا تیرا کرے کوئی بھلا کس کی مجال
تجھ پہ ہے فضل خدا احمد رضا خاں قادری

دین حق سے سرکشوں کو سرنگوں تو نے کیا
تو ہے وہ شیر خدا احمد رضا خاں قادری

ہو گئی کافور تجھ سے ظلمت کفر و نفاق
نور حق کا چھا گیا احمد رضا خاں قادری

کر سکیں چوں و چرا اعدائے دیں کس کی ہے مجال
بج گیا ڈنکا ترا احمد رضا خاں قادری

سر خمیدہ ہو گئے کفار نا ہنجار کے
وہ اُٹھا خامہ ترا احمد رضا خاں قادری

تیری ذات پاک سے روشن زمانہ ہو گیا
نائب شمس الضحیٰ احمد رضا خاں قادری

جلوۂ پر نور سے تیرے ہوئے روشن قلوب
نائب بدر الدجیٰ احمد رضا خاں قادری

بر زباں احمد ضیاء الدین عرب میں ترا نام
خود بخود جاری ہوا احمد رضا خاں قادری

تیری مرضی کیوں نہ ہو مرضی خدائے پاک کی
تو ہے احمد کی رضا احمد رضا خاں قادری

جانشیں بو حنیفہ اہل سنت پر رہے
سایہ افگن دائما احمد رضا خاں قادری

آگیا سورج سروں پر غافلو ہشیار ہو
دے رہا ہے یہ ندا احمد رضا خاں قادری

ہے تقاضائے اجل افسوس منزل دور ہے
اے مرے مشکل کشا احمد رضا خاں قادری

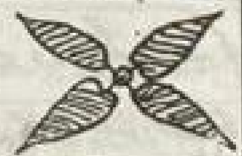
آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھوں غیر کا حسن و جمال
میری نظروں میں بسا احمد رضا خاں قادری

عبد کو جب شمشیر پہ چلنا پڑے یوم النشور
سر پہ ہو سایہ ترا احمد رضا خاں قادری

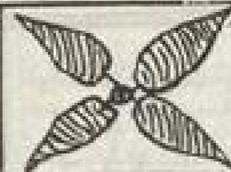
عبد عبد المصطفیٰ پر رکھ عنایت کی نظر
میرے عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں قادری

پھر بہار آئی چمن میں پھر اٹھا جوش جنوں
رحم کن بر حال ما احمد رضا خاں قادری

کیا ہی میٹھی نیند آئے تیرے قدموں پر اگر
ہو مرا لاشہ پڑا احمد رضا خاں قادری

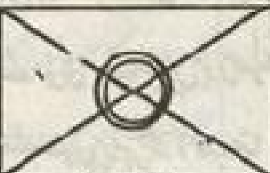


توڑتا ہو دم سنہری جالیوں کے سامنے
قادری رضوی ترا احمد رضا خاں قادری

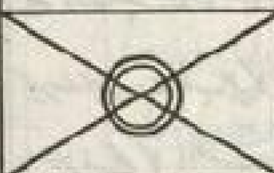


آج دولہا بنا شاہ احمد رضا — اچھا سہرا بنا شاہ احمد رضا
گلشن پرضیا شاہ احمد رضا — بلبل خوشنوا شاہ احمد رضا
تو نے جو کچھ کہا شاہ احمد رضا — وہ ہوا پر ہوا شاہ احمد رضا
دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا — کس نے تیرے سوا شاہ احمد رضا
اہل سنت پہ ہے بار احساں ترا — نائب مصطفےٰ شاہ احمد رضا
آستانہ ترا چھوڑ جائیں کہاں — تیرے در کے گدا شاہ احمد رضا
مجھ کو جو کچھ ملا تیرے در سے ملا — واہ کیا ہے عطا شاہ احمد رضا
کیا غرض در بدر مارے مارے پھریں — جب ترا ہے ولا شاہ احمد رضا
تیرے نادیدہ مشتاق ہیں سینکڑوں — محو حسن لقا شاہ احمد رضا
دوست دشمن کی مٹی کچھ نہ ہم کو خبر — تو نے ظاہر کیا شاہ احمد رضا
ایک میں کیا ہزاروں ہیں شیدا ترے — بندگان خدا شاہ احمد رضا
پوچھے اللہ والوں سے رتبہ ترا — مرحبا مرحبا شاہ احمد رضا
سچ تو یہ ہے کسوٹی ہے ایماں کی — ہے کھرے سے کھرا شاہ احمد رضا
ہم سے کھوٹوں کو پوچھے نہ پوچھے کوئی — پوچھے آقا مرا شاہ احمد رضا
گھٹ گھٹ کر حسد میں مریں — تیرے دشمن سدا شاہ احمد رضا
کوئی منصور اعدا میں ہو کس طرح — شیر شیر خدا شاہ احمد رضا
گل ہزاروں کھلے گلشن دہر میں — پھول اعلیٰ کھلا شاہ احمد رضا
کشتی عمر گرداب میں ہے پھنسی — لے مرے ناخدا شاہ احمد رضا
کوئی مونس نہ غمخوار داحسرتا — پار بیڑا لگا شاہ احمد رضا

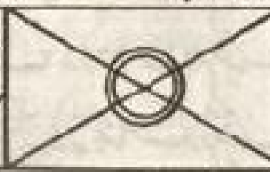
کام بگڑے سنبھل جائیں دم میں ابھی — گر کرم ہو ترا شاہ احمد رضا
پوچھنے کیا فرشتو ہو حسن عمل — ہے یہاں کیا سوا شاہ احمد رضا



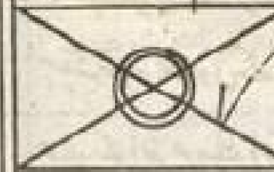
خوف محشر اور ایوب رضوی تجھے
آپ لیں گے بچا شاہ احمد رضا



پلایا ہے خدا نے ہم کو جام احمد رضا خاں کا — ہمارا کعبۂ دل ہے مقام احمد رضا خاں کا
مچا حوروں میں غل وہ نائب غوث الوریٰ آیا — ذرا جنت میں دیکھو احترام احمد رضا خاں کا
جناب غوث اعظم کا ہے سایہ اہلسنت پر — غلام غوث اعظم ہے غلام احمد رضا خاں کا
شبیہ اعلیٰ حضرت روز و شب آنکھوں میں پھرتی ہے — مرے سینہ میں جلوہ ہے نام احمد رضا خاں کا
حقیقت ایک ہے دونوں کا انداز سخن دیکھو — بیاں حامد رضا خاں کا کلام احمد رضا خاں کا
جناب غوث اعظم کا ہے جلوہ ان کے چہرے میں — اسی سے قادری لیتے ہیں نام احمد رضا خاں کا
لگا ہے قادری میلا کھڑے ہیں کاسے منگتا — مرادیں مل رہا ہے جو دعام احمد رضا خاں کا
شفا بیمار پاتے ہیں طفیل حضرت عیسیٰ — ہے زندہ کر رہا مردے خرام احمد رضا خاں کا
مہ و خورشید حیراں ہیں پتہ اب تک نہیں چلتا — کہ ہے کس چرخ پر ماہ تمام احمد رضا خاں کا
لیا جب ہم نے نام ان کا تو دشمن پر چلی سیفی — ہمارے پاس رہتا ہے کلام احمد رضا خاں کا
وہابی کا نہ صور نہ مانگیں اپنی جانوں کی — کہ تیغ ہو رہا ہے بے نیام احمد رضا خاں کا
نکیرین آگے مرقد میں جو پوچھیں گے کہ کس کا ہے — ادب سے سر جھکا کر لوں گا نام احمد رضا خاں کا
فتاویٰ آپ نے لکھا کہ جس کا ہے نہیں ثانی — رہے گا تا قیامت تک اسی سے نام احمد رضا خاں کا



بفضل اللہ شیطاں لے نہیں سکتا مرا ایماں
کہ میں تو ہوں محب دل سے غلام احمد رضا خاں کا



میری آنکھوں میں سما احمد رضا
سب کا ہے مشکل کشا احمد رضا

دل میں بنگلا اپنا بنا احمد رضا
بے قراری میرے دل کی دور کر

ایسا ہے مرشد میرا احمد رضا
جلوہ دکھلا دے ذرا احمد رضا

تیرے در کا میں بھی ہوں ادنیٰ گدا
مجھ کو لے اپنا بنا احمد رضا
میرے بھائی ہے لقب جن کا عبید
واسطہ اُن کا یا احمد رضا
باغ رضوی میں رہے ہر دم بہار
اپنے رب سے کر دعا احمد رضا
شان اپنی پھر دکھا احمد رضا
واسطہ سرکار کا احمد رضا
نجدیوں نے پھر چڑھائی کی شہا
آپ فرمائیں دعا احمد رضا

بھیک ہو داتا عطا احمد رضا
مصطفیٰ حامد کا صدقہ ہو عطا
لطف ہو ان پر سدا احمد رضا
تیرے صدقے میں رہیں منصور وہ
پوری ہو یہ التجا احمد رضا
تیرے روضہ پر ہو حاضر گدا
دشمنوں کو دے مٹا احمد رضا
کالی کالی کفر کی چھائی گھٹا
ان کو دے جلدی مٹا احمد رضا
ہر طرف سے گھیر میں اعدائے لیا

واسطہ سرکار جیلاں کا شہا
پوری ہو میری دعا احمد رضا
ان کے دل کی سب مرادیں ہوں حصول
دشمنوں پہ ہر جگہ احمد رضا
قادری رضوی سدا پھولیں پھلیں
اب دکھا دو پھر اداء احمد رضا
نجدیوں پہ قہر کی بجلی گرا
نور چمکا دے ذرا احمد رضا
دشمنوں پر قہر کی بجلی گرے
میرے ایماں کو بچا احمد رضا

عرض کرتا ہے اب محب
نزع میں جلوہ دکھا احمد رضا

امام برحق احمد رضا سلام علیک — جناب نائب غوث الوریٰ سلام علیک
کبھی جو تیرا گزر ہو صبا کے روضہ پر — تو عرض کرنا میرا بھی صبا سلام علیک
غلام تیرے ہیں جو اُن کو ہے نہیں کچھ غم — تو ان کا حامی ہے احمد رضا سلام علیک
ستائے حشر میں گر مہر کی تپش ہم کو — چھپا لے ہم کو تو زیر ردا سلام علیک
جو نجدیوں نے نہ دیکھا ترا جمال و کمال — تو کعبہ والوں نے دیکھا شہا سلام علیک
ہمیشہ سر پہ غلاموں کے یہ رہیں قائم — جناب مصطفیٰ حامد رضا سلام علیک
جہاں کے ہاتھ میں ہے ہاتھ ہے وہ تیرے ہاتھ — کہ ہاتھ تیرے ہیں یہ لے رضا سلام علیک
ترا ہی جلوۂ زیبا ہے ان کے چہروں میں — ترے جمال کے ہیں آئینہ سلام علیک

دعا محب کی ہے یا رب رضائے احمد سے

کہ وقت مرگ ہو لب پر رضا سلام علیک

مصطفیٰ کا دولارا ہے لاڈلا رضا — غوث اعظم کا پیارا ہمارا رضا
قادریت کا سہرا ہے جس کے سر — اچھا ستھرا ہے دولہا ہمارا رضا
علمائے حرم جس سے بیعت ہوئے — ایسا مرشد ہے اعلیٰ ہمارا رضا
کیسے آئے نظر کوئی مثل و نظیر — ہے زمانہ میں یکتا ہمارا رضا
جس کو سب اچھے کہتے ہیں اچھے میاں — ہے اس اچھے کا اچھا ہمارا رضا
رضویوں کو مژدہ کہ روز حساب — ہے مدد کرنے والا ہمارا رضا

مانگ لے اب جو کچھ مانگنا ہو محب
دینے والا ہے اعلیٰ ہمارا رضا

تاج فرق کملا حضرت اعلیٰ حضرت — نور جان ہر فنا حضرت اعلیٰ حضرت
رہنما عقدہ کشا حضرت اعلیٰ حضرت — دافع رنج و بلا حضرت اعلیٰ حضرت
تیری سنتا ہے خدا حضرت اعلیٰ حضرت — بہر حق ایک دعا حضرت اعلیٰ حضرت
اب مجھے جلوہ دکھا حضرت اعلیٰ حضرت — واسطہ غوث کا یا حضرت اعلیٰ حضرت
دردمند ہو مایوس ادھر تو آؤ — درد دکھ کی ہے دوا حضرت اعلیٰ حضرت
نامرادو چلو مرشد کے در والا پہ — سب کو کرتے ہیں عطا حضرت اعلیٰ حضرت
گر مصیبت میں کوئی چاہے مدد آقا سے — دفع فرماتے ہیں بلا حضرت اعلیٰ حضرت
دونوں شہزادے رہیں سر پہ ہمارے قائم — رضوی کرتے ہیں دعا حضرت اعلیٰ حضرت
در پہ حاضر ہیں گدا آس لگی ہے سب کی — اب تو ہو جائے عطا حضرت اعلیٰ حضرت
چین کیسے ہو دل کو ہو قرار آنکھوں کو — دیکھوں گر جلوہ ترا حضرت اعلیٰ حضرت
اپنے کتوں میں محب کو بھی تو کرے مقبول — واسطہ تجھ کو ترا حضرت اعلیٰ حضرت

کیوں نہ قسمت پہ کرے ناز محب رضوی

مرشد اعلیٰ ہے بلا حضرت اعلیٰ حضرت

غرق ہے بحرِ شریعت میں سراپا تیرا
پھر پتہ کس کو چلے حضرت اعلیٰ تیرا

در حقیقت ہیں چھپائے تجھے دامانِ رسول
گو کہ ظاہر میں عیاں ہے قدِ زیبا تیرا

تیری آنکھوں میں ہے سرکارِ عرب کی صورت
اے رضا کب ہے شہنشاہ سے پردہ تیرا

تیری بیعت ہے رضا شاہِ عرب کی بیعت
ہے جدا کب شہِ بطحا سے طریقہ تیرا

تیری تعظیم ہے سرکارِ عرب کی تعظیم
تو ہے اللہ کا اللہ تعالیٰ تیرا

تجھ کو وہ دیکھے جسے آنکھ خدا نے بخشی
ہاں شناسا ہے پیمبر سے شناسا تیرا

حضرت اچھے میاں کی ہے عنایت تجھ پر
کیا معین اور مددگار ہے اچھا تیرا

صاحبِ جود و کرم آلِ رسول احمد
اے رضا مرشدِ کامل ہے انوکھا تیرا

بس گیا نام محمد ترے دل کے اندر
بس محمد ہی محمد ہے وظیفہ تیرا

علمِ حق سے ہے ترا قلبِ مبارک روشن
جلوہ گر نورِ شریعت سے ہے سینہ تیرا

ظلمتِ کفر و ضلالت رہے کیونکر باقی
اہلسنت کے دلوں میں ہے اُجالا تیرا

دشمنِ دینِ پیمبر ہیں مخالف تیرے
خاص اللہ کا شیدائی ہے شیدا تیرا

بارِ غم دین کی خاطر سے اٹھانا سر پہ
اے رضا کام یہ کس کا ہوا ایثار تیرا

شان میں آپ کی گستاخیاں کرتے کافر
آج مشہور کہ سرکا ہے متروکہ تیرا

اے رضا ہند میں ہے تیرے قلم کی شہرت
مانتے اہلِ عرب آج ہیں فتویٰ تیرا

نورِ ایماں سے وہاں بھی منور ہوتا
دل کی آنکھوں سے اگر دیکھتے جلوہ تیرا

دھوم مچ جائے گی محشر میں تیری آمد کی
قادری حلقہ میں جب آئے گا جلسہ تیرا

تیرے دیوانے سرِ حشر ہوں تیرے پیچھے
اے رضا ہاتھ میں تھامے ہوئے پلا تیرا

غوثِ اعظم بن بے سر و ساماں مددے
عرض ہر ایک کئے جائے گا بردا تیرا

التجا ہے کرے سو سال جو طاعت زاہد
ہے فزوں اس سے بھی اک لحظہ کو ملنا تیرا

تیرے در پر ہو رضا کیوں نہ فقیروں کا ہجوم
دولتِ دیں سے تونگر ہے گھرانا تیرا

نذر کو نجم بھی لایا ہے برامیدِ قبول
مثل ڈالی کے سجا کر یہ قصیدہ تیرا

اے رضا نجم کے سر پر بھی ہو دستِ شفقت
عرض کرتا ہے یہ سرکار میں کتا تیرا

اعلیٰ حضرت جو ترا نام لیا کرتے ہیں
تیر نجدی کے کلیجے میں لگا کرتے ہیں

دیدۂ کور کے دل میں نہیں الفت تیری
آنکھ والے تری تعظیم کیا کرتے ہیں

ماشاءاللہ ترا علم کہ سارے علما
تیری تصنیف سے امداد لیا کرتے ہیں

دیو کے بندے جو ہیں بندۂ شیطان لعین
تیری ہیبت سے لرزتے ہیں ڈرا کرتے ہیں

کل وہ دن تھا کہ زیارت سے تھیں ٹھنڈی آنکھیں
آج وہ دن ہے کہ فرقت میں جلا کرتے ہیں

غمزدہ چاہنے والے ترے۔ گلیوں میں تری
در و دیوار کو حسرت سے تکا کرتے ہیں

ڈھونڈ کے مرقد سے غلاموں کو دکھا دو جلوہ
دل ہے بے چین گدا آہ و بکا کرتے ہیں

بعد رحلت تری کیا کیا ستم ہم نے سہے
ایک سے ایک نیا ظلم سہا کرتے ہیں

دل غمگین کے ہو جاتے ہیں ٹکڑے ٹکڑے
پیارے صورت تری جب یاد کیا کرتے ہیں

اب وہ خوشیاں نہ رہیں دل پہ نہ جینے کا مزا
دل میں ہے یاد تری غم میں رہا کرتے ہیں

تیرے فرزند ہمیشہ رہیں سر پہ قائم
اہلسنت یہی خالق سے دعا کرتے ہیں

تیری صورت تری سیرت ترا نقشہ ان کا
بہرِ تسکین انہیں دیکھ لیا کرتے ہیں

اس لئے کرتے ہیں سُنّی تری عزت فائق
کہ سگِ کوئے رضا تجھ کو کہا کرتے ہیں

پیاری صورت دکھا شاہ احمد رضا
غنچۂ دل کھلا شاہ احمد رضا

ہند کیا سب عرب والے کرتے ہیں
تیری تعظیم یا شاہ احمد رضا

یاد آ کے کرتی ہے بے چین دل
تیری ہر ہر ادا شاہ احمد رضا

آج اعدا کے بھی سب سامنے آگیا
پیارے سب مریدوں کو تسکین ہو
مرقد پاک میں جسم اطہر ترا
دشمن دیں کو دم بھر میں نیچا کرے
ہے دعا اہلسنت پہ قائم رہیں

تو نے جو کچھ کہا شاہ احمد رضا
لب ہلادو ذرا شاہ احمد رضا
لقمۂ تر تھا شاہ احمد رضا
تیرا ادنیٰ گدا شاہ احمد رضا
حامد و مصطفیٰ شاہ احمد رضا

اب کے دیکھ کر آنکھیں روشن کرے
خائف بے نوا شاہ احمد رضا

تمہاری شان میں جو کچھ کہوں اس سے سوا تم ہو
غریق بحر الفت مست جام بادۂ وحدت
جو مرکز ہے شریعت کا مدار اہل طریقت کا
یہاں آکر ملیں نہریں شریعت اور طریقت کی
حرم والوں نے مانا تم کو اپنا قبلہ و کعبہ
منور جس سے ہیں تاج فضیلت آج والوں کے
عرب میں جاکے ان آنکھوں نے دیکھا جس کی صولت کو
ہیں سیارہ صفت گردش کناں اہل طریقت یاں
عیاں ہے شان صدیقی تمہارے صدق و تقویٰ سے
جلال و ہیبت فاروق اعظم آپ سے ظاہر
اشد آء علی الکفار کے ہو سر بسر مظہر
تمہیں نے جمع فرمائے نکات و رمز قرآنی
علوم مرتضیٰ، خلق حسن، عزم حسینی ہیں
تمہیں پھیلا رہے ہو علم حق اکناف عالم میں

نسیم جام عرفاں اے شہ احمد رضا تم ہو
محب خاص و منظور حبیب کبریا تم ہو
جو محور ہے حقیقت وہ قطب الاولیا تم ہو
ہے سینہ مجمع البحرین ایسے رہنما تم ہو
جو قبلہ اہل قبلہ کا ہے وہ قبلہ نما تم ہو
وہ لعل پر ضیا تم ہو وہ دُر بے بہا تم ہو
حرم کے واسطے لاریب وہ قبلہ نما تم ہو
وہ قطب وقت اے سرخیل جمیع اولیا تم ہو
کہوں اتقیٰ ذکیوں کا جب کہ خیر الاتقیا تم ہو
عدو اللہ پر ایک حربۂ تیغ خدا تم ہو
مخالف جس کے تھراتے وہی شیر وغا تم ہو
یہ بدو فخر پانے والے حضرت عثمان کا تم ہو
عدیم المثل یکتائے زمن اے باخدا تم ہو
امام اہلسنت نائب غوث الوریٰ تم ہو

علیم خستہ اک ادنیٰ گدا ہے استاذ کا
بھکاری تیرے در کا بھیک کی جھولی ہے پھیلائے

کرم فرمانے والے حال پر اس کے شہا تم ہو
بھکاری کی بھرو جھولی گدا کا آسرا تم ہو

وفی اموالهم حق ہر اک سائل کا حق ٹھہرا
نہیں پھرتا کوئی محروم ایسے با سخا تم ہو

چادر

مرے آقا شہ احمد رضا کی سبز چادر ہے
یہی چادر گنہگاروں کو محشر میں چھپالے گی
یہ وہ چادر ہے جس پر جان و دل سے ہیں فدا سنی
وہابیوں کے دلوں پر یہ ہے گویا مثل خنجر کے
رہا پیرو روافض کا نہ صوبہ خوش نہ ہوں ہرگز
چلو او سر پہ اپنے سنیو اس پاک چادر کو
امام اعظم و غوث الوریٰ اس وقت کا جو ہے
جہاز اہلسنت کا جو حامی اور والی ہے
جہنم سے ہٹا کر سوئے طیبہ کر دیا ہم کو
ہے جس کا سینۂ اقدس خدا کے نور سے روشن
جمال مصطفیٰ جلوہ میں جس کے آشکارا ہے
شریعت اور طریقت دونوں کا ہے مجمع البحرین
ملیں گے سبز حلے خلد میں قرآن شاہد ہے
جناب مصطفیٰ کے سبز گنبد کا ہے عکس اس پر

مسلمانوں کے سچے پیشوا کی سبز چادر ہے
کہ سچے جانشین مصطفیٰ کی سبز چادر ہے
یہ سارے سنیوں کے مقتدا کی سبز چادر ہے
کہ سچے جانشین شیر خدا کی سبز چادر ہے
یہ زندہ شیر شیران خدا کی سبز چادر ہے
یہ محبوب حبیب کبریا کی سبز چادر ہے
یہ اس بحر العلوم باصفا کی سبز چادر ہے
ہمارے پیارے آقا ناخدا کی سبز چادر ہے
ہمارے قبلۂ طیبہ نما کی سبز چادر ہے
یہ اس مشکوٰۃ نور کبریا کی سبز چادر ہے
یہ اس مرآۃ حسن مصطفیٰ کی سبز چادر ہے
اسی غواص بحر اہتدا کی سبز چادر ہے
ابھی سے پیارے عبد المصطفیٰ کی سبز چادر ہے
اسی باعث سے عبد المصطفیٰ کی سبز چادر ہے

عقیدہ پر رضا سرسبز ہوں گے حشر میں سنّی
کہ اپنے پیشوا و رہنما کی سبز چادر ہے

عطرِ حنا میں بسائیں چادر
حوروں سے کہہ دو بنائیں چادر
دل میں یا کہ جگر میں الٰہی
رضوی سر پہ اٹھائیں چادر
نت نئی روز ہو سنت پیہم
تارِ نظر کی بنائیں چادر

در پہ رضا کے چڑھائیں چادر
خلد کے پھول اگر مل جائیں
رکھیں یا کہ اٹھائیں چادر
نکہت رضوی سے گلیاں مہکیں
جھم جھم جاکے چڑھائیں چادر
حور و غلماں گجرے گوندھیں

باغِ ارم کی کلیاں چن کر
پھر تو خوب سجائیں چادر
دل ہوں شاد کلیجے ٹھنڈے
اس لئے گشت کرائیں چادر
دل کیا بلکہ ہوں آنکھیں قرباں
رضوی آکے چڑھائیں چادر

قیس چلو بٹتا ہے باڑا
در پہ رضا کے چڑھائیں چادر

یہ شہِ اولیاء کی چادر ہے
عاشقِ مصطفیٰ کی چادر ہے
یکتائی چمن کے اعلیٰ پھول
شاہ احمد رضا کی چادر ہے
دشمنِ مصطفیٰ پہ قہر فگن
محیِ دینِ محمّدا کی چادر ہے
پرتوِ شانِ حضرتِ صدیق
اسدِ کبریا کی چادر ہے
اپنے مرشد کے فیض سے پائی
سیدِ دوسرا کی چادر ہے

وارثِ انبیاء کی چادر ہے
بزمِ دیں جس سے جگمگا اٹھی
شاہ احمد رضا کی چادر ہے
حیدری ذوالفقار برق فگن
زندہ شیرِ خدا کی چادر ہے
بوحنیفہ کے جانشین و حبیب
صادقِ باصفا کی چادر ہے
جبّہ زیبا قمیص عثمانی
حضرتِ مرتضیٰ کی چادر ہے
میرے آقا قبول کیجے اسے

حشر میں عاصیوں کو ڈھانپے گی
یہ اسی مہ لقا کی چادر ہے
قادریت کے بزم کے دولہا
شیرِ شیرِ خدا کی چادر ہے
غوثِ اعظم کے نائبِ اعظم
کنزِ علم و ہدیٰ کی چادر ہے
یادگارِ جلالِ فاروقی
حُلّہ پوشِ حیا کی چادر ہے
نائبیت یہ چاہتی ہے کہ کوں
میرے اک بے نوا کی چادر ہے

کیوں محبِّ رضا ہے تو غمگین

تیرے سر پر رضا کی چادر ہے

چادرِ نور ہے یا چادرِ اعلیٰ حضرت
میری آنکھوں کی ضیا چادرِ اعلیٰ حضرت
جس کے پردے میں ہیں لاکھوں برکاتی برکات
ابرِ رحمت کی برسنے لگی بارش اُس پر
آؤ آؤ مرے دامانِ کرم میں چھپ جاؤ
چشم و دل میں رضویوں کے نہایت مسرور
اہلسنت پہ دو عالم میں ہو رحمت یارب
گاندھوی غیظ میں کیوں کر نہ مریں جل جل کر
نیچریوں پہ گراتی ہے غضب کی بجلی
گاندھوی نیچری وہابی ذرا ہوش میں آ
بے ادب یہ تو سمجھ کس سے ہے نسبت اس کو
دیکھنا حشر میں پچھتائیں گے منکر مردود
وجد میں جھوم کے کہتے ہیں یہ رضوی حضرات
میرے مولیٰ مرے مرشد اسے کر لیجے قبول

کیسی ہے نور فضا چادرِ اعلیٰ حضرت
قلبِ مومن کی جلا چادرِ اعلیٰ حضرت
یہ وہی ہے بخدا چادرِ اعلیٰ حضرت
سر پہ رکھ کر جو چلا چادرِ اعلیٰ حضرت
دے رہی ہے یہ صدا چادرِ اعلیٰ حضرت
نور کرتی ہے عطا چادرِ اعلیٰ حضرت
کر رہی ہے یہ دعا چادرِ اعلیٰ حضرت
ان پہ ہے قہرِ خدا چادرِ اعلیٰ حضرت
ہم پہ ہے ابرِ سخا چادرِ اعلیٰ حضرت
تیرا سوختہ اور جلا چادرِ اعلیٰ حضرت
دوڑ آنکھوں سے لگا چادرِ اعلیٰ حضرت
دیکھ کر لطف ترا چادرِ اعلیٰ حضرت
آؤ دیکھو تو ذرا چادرِ اعلیٰ حضرت
لے کے آیا ہے گدا چادرِ اعلیٰ حضرت

فیضِ مرشد ہو جمیلِ رضوی کو دائم
تیرے صدقے میں عطا چادرِ اعلیٰ حضرت

نائبِ مصطفیٰ کی چادر ہے
یہ اسی پیشوا کی چادر ہے
علما سرنگوں تھے جس کے حضور
اس بحرِ عطا کی چادر ہے

شیرِ شیرِ خدا کی چادر ہے
دینِ حق جس سے جگمگا اٹھا
شیخِ علم و ہدیٰ کی چادر ہے
جس نے اشکالِ علم کے کھولے

جس کو مانا عرب عجم نے امام
اسی نورِ خدا کی چادر ہے
جس نے لاکھوں کو دے دیا ایمان
اسی مشکل کشا کی چادر ہے

جس کا سینہ علوم کا مخزن
اُس شہِ باعطا کی چادر ہے
قادریت کے رنگ میں ڈوبی
پیارے احمد رضا کی چادر ہے
رضویوں کی آنکھ کا تارا
کہ یہ احمد رضا کی چادر ہے
رضوی سر پہ لے کے آتے ہیں
کہ یہ احمد رضا کی چادر ہے
ابرِ رحمت کی پڑ رہی ہے پھوار
سر پہ احمد رضا کی چادر ہے
ہے بریلی بھی آج مارہرہ
ان کے اچھے رضا کی چادر ہے
لائے تشریف احمد نوری

اُس شہِ اولیا کی چادر ہے
حافظ و حاج مفتی و قاری
میرے احمد رضا کی چادر ہے
اہلسنت کے ہے سروں کا تاج
شاہ احمد رضا کی چادر ہے
حشر میں ہم پہ ہوگا سایہ فگن
پیر احمد رضا کی چادر ہے
بارِ عصیاں اتر گیا سر سے
سر پہ احمد رضا کی چادر ہے
برکاتی براتی کے دولہا
سجتی احمد رضا کی چادر ہے
جلوہ گر ہیں حضور آلِ رسول
چڑھتی احمد رضا کی چادر ہے
پیر و مرتضےٰ کی چادر ہے

غوث اعظم کا ہاتھ جس کا ہاتھ
شاہ احمد رضا کی چادر ہے
سن مدینے سے آتی ہے یہ صدا
کہ یہ احمد رضا کی چادر ہے
رضوی جان و دل سے ہوں قربان
کہ یہ احمد رضا کی چادر ہے
باادب باوضو رکھو سر پر
سر پہ احمد رضا کی چادر ہے
مغفرت میں ہو اپنی شک کیونکر
شاہ احمد رضا کی چادر ہے
بھیک اچھے میاں نے کیوں بانٹیں
چڑھتی احمد رضا کی چادر ہے
رضوی قادری جمیل کھڑا

گاگر

یہ اُٹھی ہے احمد رضا خاں کی گاگر
مجدد ہے جو دینِ پاکِ نبی کا
دو عالم میں کیوں نور پھیلا ہوا ہے
نکالا ہے دم جس نے بد مذہبوں کا
کئے سر قلم جس نے اعدائے دیں کے

حبیبِ شہنشاہِ جیلاں کی گاگر
ہے اس محیِ دین و دل و جاں کی گاگر
کہ اٹھی ہے خورشید سبحاں کی گاگر
ہے اُس ماحیِ کفر و طغیاں کی گاگر
ہے اس قاتلِ اہلِ کفراں کی گاگر

جگر پر نہ کیوں سانپ نجدی کے لوٹیں
پئے ایک قطرہ تو جنت میں جائے
اسے جو پیے اس کو کوثر ملے گا
پئے صدقِ دل سے جو۔ ایمان پائے
خدا کی ہے رحمت کہ سر پر ہمارے
ہے خورشیدِ طیبہ کا جلوہ بہ ہر سو
حیاتِ ابد قطرہ قطرہ میں جس کے
مریضانِ عصیاں شفا پائیں پی کر
ہے سرچشمہ مدینہ کے چشموں کا ہے یہ
شرابِ وصالِ الٰہی کا خُم ہے
بھری اس میں حبِّ الٰہی کی مے ہے
یہ گاگر ہے آبِ حیاتِ خضر کی
بنے دل میں ہر قطرہ ایماں کا موتی
یہ پانی ہے تسنیم کوثر کا پانی
گھڑوں پڑ گیا اہلِ باطل پہ پانی
نہ کہرام کیوں نجدیوں میں ہو برپا
جہاں کی دعوت مبارک ہو تم کو
ہے پرتو فگن جلوۂ قادریت
ہیں برکات کی برکتیں جلوہ گستر
ہیں آلِ محمد کے جلوے نمایاں
اسے ڈر کہ یہ کتاب ہے فیضانِ حمزہ

یہ ہے داغِ شرک و بطلاں کی گاگر
یہ ہے ساقیِ جامِ ایماں کی گاگر
یہ ہے قاسمِ جامِ عرفاں کی گاگر
یہ ہے معطیِ دین و ایماں کی گاگر
ہے اُس نعمتِ ربِّ یزداں کی گاگر
یہ ہے اُس کے مہتابِ تاباں کی گاگر
ہے اس دین کے آبِ حیواں کی گاگر
یہ ہے شافیِ دردِ عصیاں کی گاگر
یہ ہے فیضِ احمد رضا خاں کی گاگر
مئے خشیتِ محبوبِ رحماں کی گاگر
یہ ہے شربتِ وصلِ جاناں کی گاگر
یہ ہے قادری آبِ حیواں کی گاگر
ہے بغداد کے ابرِ نیساں کی گاگر
یہ چشمۂ فیضِ جیلاں کی گاگر
اٹھی شاہ احمد رضا خاں کی گاگر
کہ اٹھی ہے احمد رضا خاں کی گاگر
یہ اٹھتی ہے احمد رضا خاں کی گاگر
یہ ہے نائبِ شاہِ جیلاں کی گاگر
یہ ہے ان کے احمد رضا خاں کی گاگر
اٹھی ان کے احمد رضا خاں کی گاگر
اٹھی میرے احمد رضا خاں کی گاگر

بد دل کو بھی اچھے میاں اچھا کردیں
ہے فیضان پر بحرِ آلِ رسولی
دیکھوں لہلہائے گلستانِ سنت

اٹھی ان کے احمد رضا خاں کی گاگر
اٹھی ان کے ابرِ بہاراں کی گاگر
یہ ہے ابرِ طیبہ کے باراں کی گاگر

عبید رضا کی خدا سے دعا ہے!
ہو رشانی مرے دردِ عصیاں کی گاگر

موسے پیارے رضا تورے آگے میں لایا ہوں خالی گاگریا
صدقہ شہ بغداد کا بھر دے برکات سے موری گاگریا

آکاش سے حوریں آوت ہیں اور گلہ کا شور مچاوت ہیں
سب نعت نبی کی گاوت ہیں بغداد سے آئی گاگریا

اجمیر کے خواجہ آوت ہیں عرفان کا جام پلاوت ہیں
ایمان کا رنگ رچاوت ہیں اٹھی ان کے رضا کی گاگریا

مینا نگر ہے آج بریلی میسا مخدوم آکے سجھے ہیں
برکات اور حمزہ نے دس دیو اٹھی ان کے رضا کی گاگریا

کوکل اللہ بولت ہے اور پی پی پپیہا پکارت ہے
اور بلبل سُر ِن گاوت ہے اجمیر آئی گاگریا

دین کا جھنڈا جن چمکایو کفری گھٹا کو جن نے گھٹایو
جن ہم کو ایمان دلایو اٹھی ایسے رضا کی گاگریا

سینہ دھرم کا اپدیش دیو اور پاپ ادھرم کا نشٹ کیو
سگرے علماء باج لیو اٹھی واکی اچھی گاگریا

اک ہاتھ میں تیغ علی کی لی دوجے میں نیزۂ فاروقی
توڑی جن نے ہے کفر گڑھی اٹھی واکی پیاری گاگریا

گاگر نوری جو لاوت ہیں تورے ہی بھکاری کہاوت ہیں
پیا نور کی ایسی بھکشا دیو بھر جائے سب کی گاگریا!

تورا عبید قادری رضوی چاہت ہے تورے دیا توری
اک بوند موہے نور کی دے مورے پیر کی پیاری گاگریا

شاہ احمد رضا کی گاگر ہے
شاہ احمد رضا کی گاگر ہے
بادۂ حُبِّ مصطفٰے کا خم
اٹھی احمد رضا کی گاگر ہے
اہل باطل پہ پڑگیا پانی
یہ اسی مرتضا کی گاگر ہے
باغِ سنت کو جس نے سینچا ہے
اٹھی بحرِ ہدیٰ کی گاگر ہے
دم نکلتا ہے شیخ نجدی کا
خضرِ راہِ صفا کی گاگر ہے
کیوں ڈریں پیاس سے قیامت کی

نائبِ مصطفٰی کی گاگر ہے
برکاتی نجوم کے خورشید
یا یہ احمد رضا کی گاگر ہے
شربتِ وصلِ حق ہے اس میں بھرا
اٹھی احمد رضا کی گاگر ہے
جس سے ایمان ہوگئے سیراب
اسی بحرِ عطا کی گاگر ہے
رحمتوں کی گھٹائیں اُمڈی ہیں
اٹھی شیر رضا کی گاگر ہے
اس کے پانی میں ہے حلاوت بھی
سر پہ اپنے رضا کی گاگر ہے
میرے سر پہ رضا کی گاگر ہے

غوثِ اعظم کے مظہرِ کامل
شاہ احمد رضا کی گاگر ہے
رحمتِ حق کی آج بارش ہے
کہ یہ احمد رضا کی گاگر ہے
جس کے جلوے سے دل منور ہیں
اسی ابرِ سخا کی گاگر ہے
نہرِ ہستی میں نور کی لہریں
رحمتِ مصطفٰی کی گاگر ہے
اس کے پانی میں ہے حیاتِ ابد
قلزمِ مصطفٰی کی گاگر ہے
جام کوثر کے گا مجھ کو عبید

پر نور ہو رہی ہے احمد رضا کی گاگر
لے کر چلے ہیں عاشق کس شان کس ادا سے
صلِّ علیٰ کی دھومیں ہر سو مچی ہوئی ہیں
دیکھو رضا کے در سے فیضِ عام جاری
زمزم کا اس میں پانی کوثر کا اس میں شربت

پھولوں میں بس رہی ہے احمد رضا کی گاگر
مخلوق کہہ رہی ہے احمد رضا کی گاگر
بے خود بنا رہی ہے احمد رضا کی گاگر
مخلوق لا رہی ہے احمد رضا کی گاگر
جنت سے آرہی ہے احمد رضا کی گاگر

دیکھئے وہی کرامت جس کی ہو آنکھ روشن
پر نور ہو رہی ہے احمد رضا کی گاگر

بھر کے گلاب اٹھائیں گاگر — در پہ رضا کے چڑھائیں گاگر
دل ہو شاد کلیجے ٹھنڈے — رضوی سر پہ اٹھائیں گاگر
مارہرہ کی پاک زمیں سے — کر کے خمیرہ بنائیں گاگر
برکاتی نہروں کا پانی — بھر بھر کر ہم لائیں گاگر
اچھے میاں کی بھینی خوشبو — مل جائے تو بسائیں گاگر
باغ آلِ رسول کی کلیاں — چن کر خوب سجائیں گاگر
فیض نوری چمکانے کو — پھیلاتی ہے شعائیں گاگر
حضرت حامد دائم قائم — دیتی ہے یہ صدائیں گاگر
ہنت نتی روز مرادیں پوری — رضوی جم جم لائیں گاگر

خواجہ کے دریائے کرم سے
قیس چلو بھر لائیں گاگر

فلک پر شور ہے احمد رضا کی پیاری گاگر کا — زمیں پر غل نہ ہو کیوں مصطفیٰ کی پیاری گاگر کا
مریضوں ناتوانوں دردمندوں دوڑ کر آؤ — کہ چلتا دور ہے بحر شفا کی پیاری گاگر کا
گھڑوں پانی پڑا اعدائے حضرت پر سکڑ بیٹھے — جو دیکھا مرتبہ احمد رضا کی پیاری گاگر کا
زمانے کو منور کر دیا جس نے قمر بن کر — یہ اک قطرہ ہے اس نور خدا کی پیاری گاگر کا
گدائے دہر کو جو ایک ساعت میں کرے سلطاں — وہ اک قطرہ ہے عبد المصطفیٰ کی پیاری گاگر کا
چمن پھولا کھلیں کلیاں غزل خواں ہو گئی بلبل — ملا قطرہ جو اس ابر سخا کی پیاری گاگر کا
ہزاروں پینے والے مست ہو بیٹھے ہیں پی پی کر — نرالا فیض ہے میرے پیا کی پیاری گاگر کا
ملک سارے پری جن و بشر آپس میں خوش ہو کر — نظارہ کرتے ہیں احمد رضا کی پیاری گاگر کا

ملے دربار سے صدقہ گدائے سیف حاضر ہے
بھلا ہو آپ سے شان عطا کی پیاری گاگر کا

بھر گئی نور الٰہی سے ہماری گاگر — مرقد مرشد برحق پہ جو داری گاگر
دور منزل ہے کٹھن راہ ہے بھاری گاگر — کیسے پہنچے گی خدایا یہ ہماری گاگر
اس سے محروم ہے منکر کہ ازل سے حق نے — ہم ہی لوگوں کے یہ حصے میں اتاری گاگر
بادۂ عشق الٰہی سے بھرا ہے اس کو — ہیں وہ عاشق جو اٹھائے ہیں پیاری گاگر

اس کے مقدم سے کھلے جاتے ہیں دل اپنے محب
بزم میں رندوں کی ہے بار بہاری گاگر

اعلیٰ حضرت کی آئی گاگریا — رضویوں نے اٹھائی گاگریا
شان و شوکت سے آئی گاگریا — رضویوں نے سجائی گاگریا
حور و غلماں بھی لے کے آئے ہیں — میرے مرشد کی عالی گاگریا
آپ کوثر بھرا ہے غلماں نے — حوروں نے جب سجائی گاگریا
سر پہ غلماں اٹھائے آتے ہیں — رضویوں کے پیا کی گاگریا
آنکھوں سے چل کے سر پہ لے کے چلو — میرے مرشد کی عالی گاگریا
مغفرت میں میں شک کروں کیوں کر — جب کہ سر پہ اٹھائی گاگریا
نجدیوں میں یہ شور ہے برپا — رضویوں نے اٹھائی گاگریا
رضویوں نے جو یا رسول اللہ — ق — کہہ دیا جب کہ آئی گاگریا
قلعے اعدائے دیں کے گرنے لگے — جب کہ آئی رضا کی گاگریا
شل ہوا وہابی چھپ گئے نجدی — شیر حق کی جو آئی گاگریا
باغ اسلام جس نے سینچا ہے — ہے اس ابر سخا کی گاگریا
کیا خطر پیاس کا قیامت میں — جب ہے سر پہ رضا کی گاگریا

سنیوں کی زباں پہ جاری ہے
قطرہ قطرہ میں اُس کے عُجُب نبی
بزمِ نوری میں آج آئی ہے

رحمت رب کی آئی گاگریا
کیوں نہ ہو ہے رضا کی گاگریا
اپنے پیارے رضا کی گاگریا

غل ہوا ہر طرف کہ صلِّ علیٰ
کب محبت نے سنائی گاگریا

لے شوق دل دل سے چلے تو سجا گاگر
ٹھنڈک ہے کلیجے کی اور روشنی آنکھوں کی
مست مئے الفت ہو پابند شریعت ہو
ہوجائے کرم ہم پر رحمت کی بھرن برسے
منظور اسے کیجے مسرور ہمیں کیجے
صدقے تری گاگر کے کیا نور برستا ہے

روضہ پہ رضا کے بھر لے جا کے چڑھا گاگر
کس شان سے جلسہ میں ہے جلوہ نما گاگر
پھولوں کی بنا چادر شربت کی چڑھا گاگر
ایمان کی بھر دینا لے پیارے رضا گاگر
سرکار کرم در پر لاتے ہیں گدا گاگر
کس شان سے اٹھی ہے اے پیارے رضا گاگر

ایمان میں جان آئے مل جائے جو اک قطرہ
بے شک ہے بھرا تجھ میں وہ آبِ بقا گاگر

صندل

یہ ہے شاہ احمد رضا خاں کا صندل
دماغ عرش پر کیوں نہ ہو اس جبیں کا
ہیں اپنے میاں آج تشریف فرما
ذ بھکو ادھر آؤ لے درد مندوں
برستی ہے رحمت چمکتی ہے قسمت

حبیب محباں یزداں کا صندل
لگے جس پہ احمد رضا خاں کا صندل
یہ ہے ان کے احمد رضا خاں کا صندل
یہ ہے مرہم راحت جاں کا صندل
یہ ہے باعطا ابر نیساں کا صندل

الٰہی مرے پیر و مرشد کا صدقہ
زمیں کا دماغ آسماں پہ نہ کیوں ہو

ہو درماں مرے دردِ پنہاں کا صندل
کہ اٹھا ہے سلطان ذیشان کا صندل

ہیں فردوس کے حور و غلماں بھی شامل
کہ ہے قیس احمد رضا خاں کا صندل

نغمۃ الرّوح

منجانب جناب سیٹھ عبد الستار اسمٰعیل صاحب رضوی مرحوم ساکن

گونڈل (کاٹھیاوار)

میری آنکھوں میں سما احمد رضا
نائب غوث الوریٰ احمد رضا
سنیوں کے پیشوا احمد رضا
نور دین و دنیا تھا احمد رضا
اندھی آنکھیں اندھے دل بینا کئے
تیرا جلوہ حق نما احمد رضا
ایک عالم دید کا ہے منتظر
دل میں ہے جلوہ نما احمد رضا
دل ملا آنکھیں ملیں ایماں ملا
مر کے تو ایسا جیا احمد رضا
میرا دل ٹھنڈا ہوا آنکھیں ہوئیں خنک
تم سے دین حق جب احمد رضا
دونوں عالم میں اسے کھٹکا نہیں

میرے دل میں جگہ میں آ احمد رضا
میرے ایماں کی جِلا احمد رضا
گمرہوں کے رہنما احمد رضا
نوری صورت نوری سیرت ہے تری
تو ہے نور باصفا احمد رضا
چہرۂ پرنور سے پردہ ہٹا
رخ سے پردہ کر ہٹا احمد رضا
ایک ساغر میں بھلا کیا ہو بھلا
جو ملا تجھ سے ملا احمد رضا
مقتدی تیرے کریں کس کو امام
تلوا اپنا رکھ دے یا احمد رضا
تم سے کیا، وہ دین حق سے پھر گیا
جو تمہارا ہو چکا احمد رضا

شاہ عبد المصطفیٰ احمد رضا
دین حق کی ہے ضیا احمد رضا
نور کا پتلا بنا احمد رضا
تو ہے حسین نور یا احمد رضا
تجھ کو جب دیکھا خدا یاد آ گیا
جلوۂ زیبا دکھا احمد رضا
چشم ظاہر بیں سے گر پردہ ہوا
اور جام مے پلا احمد رضا
فانی فی اللہ باقی باللہ ہو گیا
اے ہمارے مقتدا احمد رضا
تم مجدد ہی نہیں مجدی بھی ہو
جو پھرا تم سے شہا احمد رضا
تم سے بیعت کا شرف حاصل کیا

مکہ والوں نے شہا احمد رضا
مانتے ہیں طیبہ والے بھی امام
آپ کا وہ مرتبہ احمد رضا
سید فرد امام کا لقب
تم کو کعبے سے ملا احمد رضا

رجز

تیرا جھنڈا گڑ گیا احمد رضا
جب تیرا نیزہ اٹھا احمد رضا
نجدیوں کے خون کے دریا بہے
مانتا ہے لوہا ترا احمد رضا
دیوبندی نیچری ندوی سبھی
تیرا لکھنا پیچ ہوا احمد رضا
اور شناور ہیں اگر تو بحر علم
تم ہی سے سیکھا پڑھا احمد رضا
اس کے آگے ساری شمعیں ماند تھیں
کوئی تجھ سا کب ہوا احمد رضا
تیرا ہمسر زیر قدرت ہے مگر
تیرا اور سب کا خدا احمد رضا
بہر مدد فرماتے دین پاک کی
کوئی بھی ایسا ہوا احمد رضا
تو حدیث و فقہ میں یکتا امام
مجتہد ہے تیرا مرتبہ احمد رضا
تو نہیں جبری سے کم تجویز میں

تیرا سکہ جم گیا احمد رضا
سرکشوں کے سر ترے آگے جھکے
تیری تیغ جب اٹھا احمد رضا
سب کے لوہے یکدم ٹھنڈے پڑے
پڑھتے ہیں کلمہ ترا احمد رضا
اک جہاں ہے تشنہ تو دریائے فیض
ملتجی سب ہیں ترے احمد رضا
تیرے آگے منشی بھی مبتدی
جب جلا اِکّا ترا احمد رضا
اس کا ہمسر تحت قدرت بھی نہیں
ہم زماں ہرگز نہ تھا احمد رضا
تیری نسل پاک سے پیدا کرے
جیسی تونے کی شہا احمد رضا
بلکہ اس سے بھی زیادہ بے عدد
اور مفسر طبری سا احمد رضا
ہے اصول فقہ میں پایا ترا
میں کہوں گا برملا احمد رضا

تیرے اعدا خوف سے تھرا گئے
تو مظفر واثقا احمد رضا
تھانوی نانوتوی گنگوہی نے
گرم جولاں جب ہوا احمد رضا
گاندھوی بھی ان کی کہنے لگے
ہر کوئی پیاسا ترا احمد رضا
اور سب شاگرد۔ تم استاذ ہو
سب کا ہے تو ملتجیٰ احمد رضا
تیرا ہمسر کیسے ہو سکا کوئی
جس کا نائب تو ہوا احمد رضا
یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا
کوئی ہم رتبہ ترا احمد رضا
تم مصنف پانچ سو تصنیف کے
تیری تصنیفات کا احمد رضا
بلکہ طبری کا بھی وہ رتبہ نہیں
ابن حاجب سے سوا احمد رضا
مرد میدان مغازی و رجال

تجھ سا کب ہوا احمد رضا
نحو اور صرف اور معانی و بیاں
جس سے سب کا دم ہوا احمد رضا
علم انساب اور تاریخ و سیر
سب کا تو خاتم ہوا احمد رضا
علم زائرجہ، جفر، توقیت کا
بو علی سے بھی سوا احمد رضا
تھے جب سائنس کے ٹکڑے گئے
واقف ہے ماسکہ احمد رضا
ان کی نسبت تیری جانب ایسی ہے
تیری عزت ان سے کیا احمد رضا

سہروردی تم تصرف میں ہوئے
تم سے کوئی سیکھتا احمد رضا
تم سے پڑھنا سیکھتا ہوتا اگر
ختم تو نے کر دیا احمد رضا
علم و فن و علم اخلاق و لغت
فرد و یکتا بادشاہ احمد رضا
تم ریاضی میں ہو بطلیموس سے
جاذبہ بھی نافرہ احمد رضا
ہیں نجوم و رمل کا کیا نام لوں
شعر کی جس طرح یا احمد رضا
تو وہ واعظ جس کے لگتے ہر زباں

حبذا یا حبذا احمد رضا
تم مناظر اور کلامی ایسے تھے
آج اقلیدس شہا احمد رضا
علم تکسیر و جبل اور علم حرف
تم پہ سب روشن ہوا احمد رضا
فلسفہ، منطق میں تم ہو شیخ وقت
افضل و اعلیٰ شہا احمد رضا
تیرے رو سے ماسکہ ہے واقعہ
یہ علوم سافلہ احمد رضا
تجھ سے نسبت ان کی عزت کا سبب
مہر بر لب دانا احمد رضا

اظہار حال زار و استمداد از سرکار

درد دکھ کی دے دوا احمد رضا
درد کی کچھ کر دو احمد رضا
جس طرف آنکھیں اٹھیں دیکھا تجھے
میری کشتی پڑ گئی منجدھار میں
ڈوبتی کشتی کنارے لگے
چار جانب مشکلیں ہیں ایک میں
چار جانب سے گھٹا غم کی بڑھی
نام لیتا ہوں دوا کا جب کبھی

جان صدقے دل فدا احمد رضا
میرے دل کو دے شفا احمد رضا
تیر الفت ہم کو لگا احمد رضا
دے سہارا آ کے ذرا احمد رضا
ہاں سہارا دے ذرا احمد رضا
اے مرے مشکل کشا احمد رضا
غم گھٹا خوشیاں بڑھا احمد رضا
درد ہوتا ہے سوا احمد رضا

کر علاج جوشش غم میرے طبیب
مصطفی رتبہ بہر امداد تو
مجرم تو آمدہ بر در گہت
من پریشاں حالم وانت الغیاث
گوش کن بہر خدا گوش کن
بشنو از من چوں حکایت می کنم
یک نظر بس یک نظر بس یک نظر
حال بے تابی من نظارہ کن
بسملت را تو تماشا کردہ
ایں نقاب تو کرا افگندی برو
آں رخ پر نور بکشا از نقاب
دل فزا و جاں فزا ایماں فزا
نائب غوث الوری مشکل کشا
دل ہو سو جاں سے تصدق آپ پر
دور فرمائے پریشانی مری
دو جہاں عالم میں بھلا ہے آپ سے
کام سب بن جائیں میرے غیب سے
لاج والے لاج تیرے ہاتھ ہے
لاج رکھ لے میرے پھیلے ہاتھ کی
جھولیاں بھر دے مری داتا مرے
غیر داتا کی کوئی ٹکڑا ملے

میں ہوا ہوں مبتلا احمد رضا
تو بہر امداد یا احمد رضا
بہر استغفا شہا احمد رضا
اے کرم فرمائے ما احمد رضا
آہ و افغان مرا احمد رضا
از جدائی شہا احمد رضا
یک نظر بر حال ما احمد رضا
از پس پردہ بیا احمد رضا
دل نثار ایں ادا احمد رضا
بر فگن از چہرہ یا احمد رضا
باز آں جلوہ نما احمد رضا
باز آں چہرہ نما احمد رضا
یک نظر کن سوئے ما احمد رضا
جان سو دل سے فدا احمد رضا
میں ترے صدقے فدا احمد رضا
ہیں مرے حاجت روا احمد رضا
ہو اشارہ گر ذرا احمد رضا
بندہ ہے بندہ ترا احمد رضا
اے مرے حاجت روا احمد رضا
ہوں تمہارے در کا گدا احمد رضا
دین و دنیا کا بھلا احمد رضا

بھیک دے داتا بھکاری ہے کھڑا
بٹتا ہے باڑا ترا احمد رضا

میرے جگ داتا صدا اُن سے مری
کر بھلا ہوگا بھلا احمد رضا

میری جھولی آہ یوں خالی رہے
کر عطا کچھ کر عطا احمد رضا

دستگیری کیجئے اس ہاتھ سے
ہاتھ ہے یہ غوث کا احمد رضا

دعا برائے خود و دیگر احباب ۔

عرض کرتا ہوں دعا احمد رضا
تجھ پہ ہو رحمت سدا احمد رضا

ہے یہی دل سے دعا احمد رضا
اپنے دامن میں چھپا احمد رضا

نور کا پتلا بنا احمد رضا
نور دن دونا ترا احمد رضا

عرض کرتی ہے بچے سرکار سے
اپنی ہر ہر التجا احمد رضا

دین و دنیا میں نہ کچھ مشکل پڑے
اے مرے مشکل کشا احمد رضا

خود ہو اداصل بچی پھر دیر کیا
مجھ کو بھی حق سے ملا احمد رضا

میرے داتا بھر دے پیالا نور کا
نور عرفاں ہو عطا احمد رضا

میرے گھر بھر کا بھلا ہو سروا
تیرے گھر بھر کا بھلا احمد رضا

میرے بی بی بچے رشتہ والوں کا
دین و دنیا میں بھلا احمد رضا

میرے سب بھائی بہن ماں باپ کا
دوستوں کا خود بھرا احمد رضا

میری میرے اقربا احباب کی
سب کی ہر حاجت روا احمد رضا

اقربا میرے رہیں سب شاد کام
مو فرزند دیکھیں غم کا یا احمد رضا

سنیوں پر تیرا سایہ تا ابد
تجھ پہ سایہ غوث کا احمد رضا

تیرا سجادہ ترا قائم مقام
خوش رہے حامد رضا احمد رضا

تیرے صدقہ خاتمہ ایماں پہ ہو
ابن اسمعیل کا احمد رضا

فضل سے آقا کے شافع آپ ہیں
بعد حضرت انبیا احمد رضا

میری میرے اقربا احباب کی
التجا ہے التجا احمد رضا

حشر کے دن جب کہیں سایہ نہ ہو
اپنے سایہ میں چلا احمد رضا

منجانب جناب مولانا مولوی حافظ حکیم نور محمد صاحب اعظمی رضوی زید مجدہم

دین حق کے رہنما احمد رضا
شیر شیران خدا احمد رضا
منتظر ہوں مدتوں سے دید کا
بڑھ کے حوروں نے کہا احمد رضا
کلیاں چٹکیں گل کھلے آئی بہار
گلفشاں تو جب ہوا احمد رضا
جن مسائل میں رہا اب تک خلاف
خضر بحرین ہدیٰ احمد رضا
انت شیخ الکل فی الکل مبتدی
غوث و قطب الاولیا احمد رضا
سر نگوں اعلام باطل ہو گئے
ہو ظہیر ہر غزا احمد رضا
حضرت عشقی کا جام عشق دے
عشق کہتا ہے بھلا احمد رضا
مجھ کو یاد حق میں تو ایسا گما

خلق کے حاجت روا احمد رضا
سالے ہے نزہت فزا احمد رضا
ہاں ذرا پردہ اٹھا احمد رضا
مرحبا اہلاً و سہلاً مرحبا
ہے نسیم صبح - یا احمد رضا
رونق باغ شریعت بڑھ گئی
فیصلہ تو نے کیا احمد رضا
شمع بزم قدس کا جلوہ ہے تو
شیخ اشیاخ الہدیٰ احمد رضا
جانشین حضرت مولےٰ علی
جب ترا جھنڈا اٹھا احمد رضا
وہ محبت کی پلا مجھ کو شراب
ایسا متوالا بنا احمد رضا
نور ہیں نوری کے ہیں ہو جاؤں گم
پھر پتا پاؤں نہ یا احمد رضا

نور تابان ہدیٰ احمد رضا
دین کے زین و ضیا احمد رضا
جب ہوئے تشریف فرما خلد میں
مرحبا مرحبا احمد رضا
ایک عالم تیری خوشبو سے بسا
دُر فشاں تو جب ہوا احمد رضا
مجمع شرح و حقیقت آپ ہیں
نور حق نور خدا احمد رضا
تو مجدد اس صدی کا اور امام
ہے مرا مشکل کشا احمد رضا
رنگ مستی لائے وہ ساغر ملے
رنگ جو لائے ترا احمد رضا
لوگ کہتے ہیں برا ہو عشق کا
بے گماں مجھ کو لگا احمد رضا
دین و دنیا میں مرے بس آپ ہیں

میں ہوں کس کا آپ کا احمد رضا	کون دیتا ہے مجھے کس نے دیا	جو دیا تم نے دیا احمد رضا
دونوں عالم میں ہے تیرا آسرا	ہاں مدد فرما شہا احمد رضا	حشر میں جب ہو قیامت کی تپش
اپنے دامن میں چھپا احمد رضا	جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے	جام کوثر کا پلا احمد رضا
شاہزادے دونوں خوش وخرم رہیں	مصطفےٰ حامد رضا احمد رضا	مجھ پہ ان دونوں کا سایہ تا ابد
ان پہ ظلِ مصطفیٰ احمد رضا	مجھ پہ ان دونوں کا ہو فیض وکرم	ان پہ فضل مصطفیٰ احمد رضا
میرے والد والدہ اعمام بھی	خوش رہیں سب دائما احمد رضا	میرے سب بھائی بھتیجے شاد ہوں
تم پہ میری جاں فدا احمد رضا	میری بی بی کنبے رشتے والے سب	شاد وخرم ہوں سدا احمد رضا
اور جو احباب سنی ہیں مرے	سب پہ ہو فضل خدا احمد رضا	میرے دل کی سب مرادیں دیجئے
واسطہ ہے غوث کا احمد رضا	سر شیطاں سے بچاؤ وقت نزع	میرے ایماں کو شہا احمد رضا
قبر ونشر وحشر میں تو ساتھ دے	ہو مرا مشکل کشا احمد رضا	میرے بگڑے کام بن جائیں ابھی
گر اشارہ ہو ترا احمد رضا	اک نظر میں کام ہوتا ہے مرا	یک نظر سوئے گدا احمد رضا
اک نظر میں بگڑی بنتی ہے مری	یک نظر بہر خدا احمد رضا	میں نہ جاؤں تیرے در سے خالی ہاتھ
ہو عطا کچھ ہو عطا احمد رضا	تو ہے داتا اور میں منگتا ترا	میں گدا ہوں تو مرا احمد رضا
تجھ سے تجھ کو مانگتا ہے علی	اس کو کر لے اپنا یا احمد رضا	نور منگتا ہے تمہارے در کا شہا
تمت	نور فرما دے عطا احمد رضا	بالخیر